FRI.20.Nov. 2026
VOLUME: 21 NO: 270
PRICE: 3=00
Mob:8055362952
Pages:4

waraquetaza.com
waraquetaza.com/E-paper

ناندیڑ

Established: May 1994 قائم شدہ: مئی

روزنامہ

ورقِ تازہ

RNI No. MAHURD/2006/16935

پربھنی اور ناندیڑ سے علاحدہ ایڈیشن کی اشاعت

بروز جمعہ 20 نومبر 2026
جلد: 21 شمارہ نمبر 270
۰۹ جمادی الآخر 1448ھ
قیمت 00=3 روپے
صفحات: 4

THE WARAQU-E-TAZA URDU DAILY NANDED

Email:waraquetazadaily@yahoo.co.in- waraquetazadaily@rediffmail.com

HON'RY EDITOR :Mohd.Taqui (M.A,B.Ed)
اعزازی مدیر: محمد تقی (ایم۔اے بی۔ایڈ)



یہ جگہ اشتہار کے لئے خالی ہے۔
رابطہ کریں: 9325610858، 8055362952



"سبھی نیوکلیئر ہتھیار تباہ کرو": شی جن پنگ

یوکرین جنگ ختم کرنے پر امریکہ، چین اور روس کے درمیان اتفاق

بیجنگ: ۱۹ نومبر (ایجنسی): چین کے شہر شینزن میں جاری اے پی ای سی سمٹ کے دوران جیو پولیٹکس کا سب سے زیادہ حیران کن منظر دیکھنے کو ملا ہے۔ ایک ہی میز پر دنیا کے تین سب سے طاقتور رہنما، امریکہ کے صدر ڈونلڈ ٹرمپ، چین کے صدر شی جن پنگ اور روس کے صدر ولادیمیر پوتن آمنے سامنے بیٹھے تھے۔ پہلی بار ہوئی اس تاریخی سہ فریقی میٹنگ کی تصاویر جتنی شاندار ہیں، اندر سے سامنے آنے والی باتیں اتنی ہی تلخی اور کھوکھلی ہیں۔ اس بند کمرے کی میٹنگ میں ان تینوں بڑے رہنماؤں نے مل کر عالمی سیاست سے جڑی 5 کھچڑی پکائی ہیں۔ صرف یہی نہیں، ان تینوں سپر پاورز نے مل کر ایک چھوٹے سے جمہوری ملک کو ایسا دھوکہ دیا ہے، جس کا کسی نے تصور بھی نہیں کیا تھا۔ میٹنگ میں سب سے بڑا دھماکہ شی جن پنگ نے کیا۔ انہوں نے کہا کہ دنیا کو جوہری ہتھیاروں سے پاک بنانے کے لیے تمام نیوکلیئر ہتھیاروں پر مکمل پابندی لگنی چاہیے اور انہیں جڑ سے ختم کر دینا چاہیے۔ جن پنگ نے یہ نصیحت بھی دی کہ جوہری جنگ کبھی جیتی نہیں جا سکتی اور اسے ہر حال میں روکا جانا چاہیے۔ ٹرمپ نے بھی اس پر ان کی ہاں میں ہاں ملائی اور کہا کہ ایران جیسے ممالک میں جوہری ہتھیاروں کے پھیلاؤ کو روکنے کے لیے تینوں کو مل کر کام کرنا ہوگا۔ حالانکہ انہوں نے یہ بھی کہہ دیا کہ ایک بار جب آپ کے پاس یہ ہتھیار آ جاتے ہیں تو انہیں چھوڑنا بہت مشکل ہوتا ہے۔ خیال رہے



کہ جن پنگ اور ٹرمپ کی یہ باتیں سننے میں تو نوبل امن انعام دلانے والی لگتی ہیں، لیکن زمینی حقیقت بالکل اس کے برعکس ہے۔ یہ پوری طرح ہوائی باتیں ہیں۔ سچ تو یہ ہے کہ خود چین اس وقت دنیا میں سب سے تیزی سے اپنا جوہری ذخیرہ بڑھا رہا ہے۔ امریکی دفاعی رپورٹوں کے مطابق، چین 2030 تک اپنے جوہری ہتھیاروں کی تعداد 1000 سے زیادہ کرنے کی کوشش میں ہے۔ وہیں، ٹرمپ انتظامیہ خود امریکہ کے پورے نیوکلیئر نظام کو جدید بنانے پر اربوں ڈالر خرچ کر رہی ہے۔ اس کے علاوہ، امریکہ اور روس کے درمیان جوہری ہتھیاروں کو محدود کرنے والا آخری معاہدہ نیو اسٹارٹ بھی اس سال کے آغاز میں ختم ہو چکا ہے۔ یعنی جو رہنما خود اپنے جوہری ہتھیاروں کے ذخیرے کو مزید طاقتور بنا رہے ہیں، وہ دنیا کو تخفیف اسلحہ کا سبق پڑھا رہے ہیں۔ اس پوری میٹنگ کا سب سے بڑا جھٹکا تائیوان کو لگا ہے۔ چینی وزارت خارجہ کے بیان کے مطابق، ڈونلڈ ٹرمپ نے شی جن پنگ کے سامنے صاف الفاظ میں کہہ دیا ہے کہ امریکہ تائیوان کی آزادی کی حمایت نہیں کرتا ہے۔ یہ تائیوان کے لیے کسی بڑے دھوکے سے کم نہیں ہے۔ تائیوان اب تک یہی مان کر چل رہا تھا کہ چین کے کسی بھی حملے کی صورت میں امریکہ اس کی ڈھال بن کر کھڑا رہے گا، لیکن ٹرمپ کا یہ بیان بتاتا ہے کہ جب بڑے سودوں کی بات آتی ہے تو بڑی طاقتیں چھوٹے اتحادیوں کی قربانی دینے سے بھی پیچھے نہیں ہٹتیں۔ دوسری طرف، ٹرمپ کی پالیسیوں میں دوغلا پن بھی صاف دکھائی دیتا ہے۔ ایک طرف وہ جن پنگ کو خوش کرنے کے لیے تائیوان کی آزادی کی حمایت نہ کرنے کی بات کہتے ہیں، تو دوسری طرف ایشیا پیسیفک خطے میں فلپائن جیسے ممالک کے ساتھ فوجی تعاون بڑھا کر چین کو گھیرنے کی کوشش بھی جاری رکھتے ہیں۔ ڈونلڈ ٹرمپ نے میٹنگ میں پرانے رہنماؤں پر تنقید کرتے ہوئے کہا کہ پرانی سوچ رکھنے والے رہنماؤں نے ان ممالک سے بات کرنے سے انکار کر دیا جن کے ساتھ ان کے اختلافات تھے، جس سے کبھی کوئی مسئلہ حل نہیں ہوا۔ انہوں نے کہا کہ دنیا کے تین سب سے بڑے ممالک کے صدور ہونے کے ناطے یہ ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم کھلے اور باعزت مذاکرات کا سلسلہ برقرار رکھیں۔ یوکرین جنگ کے حوالے سے ٹرمپ نے کہا کہ اب معاملات آگے بڑھ رہے ہیں اور انہیں لگتا ہے کہ پوتن اس جنگ کو ختم ہوتے ہوئے دیکھنا چاہتے ہیں۔ وہیں ولادیمیر پوتن نے بھی نپے تلے انداز میں کہا کہ علاقائی تنازعات، خاص طور پر یوکرین کے معاملے کو حل کرنے میں ہمارے ممالک کے بھی مشترکہ مفادات ہیں۔ اس میٹنگ میں ایک ایسا مسئلہ بھی اٹھا جس پر تینوں رہنما بلا کسی ہچکچاہٹ کے متفق ہو گئے۔ وہ مسئلہ ہے، بین الاقوامی فوجداری عدالت (ICC) کا ہے۔ ٹرمپ نے براہ راست حملہ کرتے ہوئے کہا کہ آئی سی سی پوری طرح بے قابو ہو چکی ہے اور اپنے دائرہ اختیار سے باہر جا کر کام کر رہی ہے۔

جے ڈی یو کو ختم کرنے کی سازش کر رہی بی جے پی: تیجسوی یادو

پٹنہ: ۱۹ نومبر (ایجنسی): بہار اسمبلی میں قائد حزب اختلاف اور راشٹریہ جنتا دل (آر جے ڈی) کے قومی کارگزار صدر، تیجسوی یادو نے جنتا دل یونائیٹڈ (جے ڈی یو) میں مبینہ اندرونی اختلافات کو لے کر بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کو نشانہ بنایا ہے۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ جے ڈی یو اب جنتا دل یونائیٹڈ نہیں بلکہ جنتا دل ڈیوائیڈڈ بن کر رہ گئی ہے۔ ان کے مطابق بی جے پی جے ڈی یو کو ختم کرنا چاہتی ہے اور پارٹی میں حالیہ واقعات اسی سمت پیش رفت کا حصہ ہیں۔ تیجسوی یادو نے جمعرات کو کہا کہ انتخابات سے قبل انہوں نے جو خدشات ظاہر کیے تھے، اب وہ حقیقت بنتے دکھائی دے رہے ہیں۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ انہوں نے پہلے ہی کہا تھا کہ نتیش کمار کو دوبارہ وزیر اعلیٰ نہیں بننے دیا جائے گا اور انتخابات کے بعد جے ڈی یو کو کمزور کر کے ختم کرنے کی کوشش کی جائے گی۔ ان کا کہنا تھا کہ پارٹی میں جاری کھینچا تانی اور گروہ بندی اس کی واضح مثال ہے۔ تیجسوی نے الزام لگایا کہ جب نتیش کمار کی ذہنی حالت ایسی نہیں تھی کہ وہ سیاسی حالات کا درست فیصلہ کر سکیں، اس وقت سنجے جھا اور للن سنگھ جیسے رہنما اپنے ذاتی اور سیاسی مفادات کے لیے انہیں بی جے پی کے ساتھ لے گئے۔ ان کے مطابق ان رہنماؤں نے وزارت، اپنے خاندان کو سیاسی طور پر مستحکم کرنے، مرکزی حکومت میں عہدے، دہلی میں بڑے سرکاری بنگلے اور سیکورٹی جیسی سہولتوں کے لیے یہ راستہ اختیار کیا۔ انہوں نے مزید دعویٰ کیا کہ ان رہنماؤں کا اگلا سیاسی منصوبہ جے ڈی یو کو ختم کرنا تھا۔ تیجسوی نے کہا کہ اگر نتیش کمار پوری طرح ہوش و حواس میں اور سیاسی فیصلے کرنے کی پوزیشن میں ہوتے تو وہ انڈیا اتحاد اور عظیم اتحاد کے ساتھ رہتے۔ ان کا الزام تھا کہ بعض رہنماؤں اور افسران نے اپنے مفادات اور تحقیقات سے بچنے کے لیے نتیش کمار کو بی جے پی کے حوالے کر دیا۔

'نوٹ بندی اور ووٹ بندی ایک ہی سکہ کے دو پہلو': جئے رام رمیش

دہلی: ۱۹ نومبر (ایجنسی): کانگریس جنرل سکریٹری جئے رام رمیش رام مندر چندہ چوری اور ووٹ چوری معاملہ پر مودی حکومت کو مسلسل تنقید کا نشانہ بنا رہے ہیں۔ اب انھوں نے نوٹ بندی کو یاد کرتے ہوئے اسے 'ووٹ بندی' کا دوسرا رخ قرار دیا۔ سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر جاری بیان میں انھوں نے کہا ہے کہ "پہلے نوٹ بندی نے عام آدمی کی جیب اور روزگار پر چوٹ کی تھی، اب ووٹ بندی اس کے جمہوری حق پر چوٹ کر رہی ہے۔ نوٹ بندی اور ووٹ بندی ایک ہی سکہ کے دو پہلو ہیں۔" وہ آگے لکھتے ہیں کہ "تب (نوٹ بندی کے وقت) اقتدار کے تکبر میں عوام کی کمائی اور ذریعہ معاش پر چوٹ ہوئی تھی، اب (ووٹ بندی کے وقت) اس کے ووٹ اور آواز پر چوٹ ہو رہی ہے۔" جئے رام رمیش کا کہنا ہے کہ ووٹ چوری محض انتخاب میں بے ضابطگی کا معاملہ نہیں ہے۔ یہ پی ایم-ایچ ایم (مودی-شاہ) کی جنگل بندی کے ذریعہ عوام کے حق، اس کی آواز اور حکومت کو جوابدہ بنانے کی طاقت پر بڑا حملہ ہے۔

وہ اپنی سوشل میڈیا پوسٹ میں لکھتے ہیں کہ "جمہوریت میں غریبوں، مزدوروں، کسانوں، محروم طبقات، سماجی طور سے پسماندہ طبقات، نوجوانوں اور متوسط طبقہ کے پاس اپنی بات منوانے کا سب سے بڑا اسلحہ ان کا ووٹ ہی ہے۔ اسی ووٹ کے خوف سے حکومتیں عوام کی سنتی ہیں، اپنی پالیسیوں کے نتائج کی پرواہ کرتی ہیں اور انتخاب میں جواب دینے کے لیے مجبور ہوتی ہیں۔" انھوں نے مزید کہا کہ "جب حکومت کو عوام کے مینڈیٹ کی پرواہ نہیں رہتی، جب اسے لگتا ہے کہ اقتدار میں بنے رہنے کے لیے اسے عام لوگوں کی ناراضگی کی فکر کرنے کی ضرورت نہیں، تب اس کی پالیسیوں میں بھی وزیر اعظم مودی جیسا تکبر نظر آنے لگتا ہے۔" سوشل میڈیا پوسٹ میں جئے رام رمیش نے اڈانی اور امبانی کا بالواسطہ ذکر کرتے ہوئے بھی پی ایم مودی کو نشانہ بنایا۔ انھوں نے لکھا ہے کہ "(ووٹ بندی کی صورت میں) 2 منتر سرمایہ کاروں کے کارپوریٹ مفادات کو ترجیح ملتی ہے، عام آدمی مہنگائی سے نبرد آزما ہوتا ہے، نوجوان روزگار کے



لیے بھٹکتا ہے، کسان اپنے مطالبات کے لیے جد و جہد کرتا ہے اور دیہی مزدوروں کی روزگار گارنٹی کمزور کی جاتی ہے۔ غریب و متوسط طبقہ پر عوام مخالف پالیسیوں کا بوجھ پڑتا ہے، لیکن حکومت جوابدہی کی فکر ہی نہیں کرتی۔" ساتھ ہی وہ لکھتے ہیں کہ "یہی ووٹ چوری سے حق چوری تک کا راستہ رہا ہے۔ وزیر اعظم مودی کی قیادت میں گزشتہ 12 سالوں میں ملک کے ہر طبقہ کے ساتھ بار بار یہی ہوا ہے۔ مہنگائی سے جیب پر چوٹ، بے روزگاری سے نوجوانوں کے مستقبل پر چوٹ، منریگا کی جگہ نئے نظام سے دیہی مزدوروں کے روزگار کے حق پر چوٹ، اور ووٹر لسٹ سے نام غائب ہونے پر حکومت منتخب کرنے اور اس سے جواب مانگنے کے حق پر چوٹ۔" جئے رام رمیش نے عوام کو بیدار کرنے والے انداز میں کہا کہ "ووٹ صرف حکومت بنانے کا حق نہیں ہے۔ یہ حکومت کو جوابدہ بنانے کا حق ہے۔ غریب کا راشن، مزدور کا کام، نوجوان کا روزگار، کسان کی آمدنی اور متوسط طبقہ کی بچت، ان سب پر حکومت سے جواب مانگنے کی طاقت بھی اسی ووٹ سے آتی ہے۔" ان کا یہ بھی کہنا ہے کہ "جب ووٹ کی طاقت کمزور ہوتی ہے تو عوام کے تئیں حکومت کی جوابدہی بھی کمزور پڑتی ہے، اور جب جوابدہی ختم ہوتی ہے تو اقتدار کا تکبر بڑھتا ہے۔ اس لیے ہمارے لیے یہ جنگ صرف ووٹ بچانے کی نہیں، ہر شہری کا حق بچانے کی ہے۔" سوشل میڈیا پوسٹ کے آخر میں انھوں نے لکھا ہے کہ "نوٹ بندی سے ووٹ بندی تک، ووٹ چوری سے حق چوری تک، مینڈیٹ کی چوری سے جوابدہی کی چوری تک... ووٹ چور گدی چھوڑ۔"

گنے کی قیمت میں معمولی اضافے پر کسانوں کا احتجاج

نئی دہلی: ۱۹ نومبر (ایجنسی): گنے کی قیمتوں میں اضافے کو ناکافی قرار دیتے ہوئے ملک کی مختلف ریاستوں میں کسان تنظیموں نے احتجاج تیز کر دیا ہے۔ کسانوں کا کہنا ہے کہ مرکزی حکومت کی جانب سے گنے کی مناسب اور منافع بخش قیمت (ایف آر پی) میں حالیہ 10 روپے فی کوئنٹل کا اضافہ کھیتی کی بڑھتی ہوئی لاگت کے مقابلے میں انتہائی کم ہے۔ انہوں نے مطالبہ کیا ہے کہ گنے کی قیمت پیداواری لاگت کے ساتھ کم از کم 50 فیصد منافع شامل کر کے مقرر کی جائے۔ آل انڈیا کسان سبھا (اے آئی کے ایس) کے ایک وفد نے جمعرات کو وزارت امور صارفین، خوراک اور عوامی تقسیم کی جانب سے تشکیل دی گئی اعلیٰ سطحی کمیٹی کو اس سلسلے میں ایک میمورنڈم پیش کیا۔ کمیٹی گنے کے کسانوں اور چینی کی صنعت سے متعلق مسائل کا جائزہ لے رہی ہے۔ اس کی صدارت نیتی آیوگ کے سابق رکن رمیش چند کر رہے ہیں۔ کسان سبھا نے حکومت کے فیصلے کو غیر سائنسی اور غلط مفروضوں پر مبنی قرار دیا ہے۔ مرکزی حکومت نے 2026-27 کے شوگر سیزن کے لیے 10.25 فیصد بنیادی ریکوری شرح والے گنے کی ایف آر پی 365 روپے فی کوئنٹل مقرر کی ہے، جو گزشتہ قیمت کے مقابلے میں 10 روپے زیادہ ہے۔ اس نظام کے تحت چینی کی ریکوری شرح زیادہ ہونے پر کسانوں کو اضافی قیمت ملتی ہے، جب کہ شرح کم ہونے کی صورت میں قیمت میں کٹوتی کی جاتی ہے۔ کسان تنظیموں نے حکومت کے اس دعوے پر بھی سوال اٹھایا ہے کہ کسانوں کو ان کی پیداواری لاگت سے 100.5 فیصد زیادہ قیمت مل رہی ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ ایف آر پی کے تعین میں استعمال ہونے والے اے 2 پلس ایف ایل فارمولے میں اپنی زمین کے کرایے اور مستقل سرمایہ پر سود جیسے اہم اخراجات شامل نہیں کیے جاتے۔ تنظیموں نے سوامی ناتھن کمیشن کی سفارشات کا حوالہ دیتے ہوئے مطالبہ کیا ہے کہ گنے کی قیمت سی 2 پیداواری لاگت کے ساتھ کم از کم 50 فیصد منافع شامل کر کے طے کی جائے۔ واضح رہے کہ مرکزی حکومت گنے کی مناسب اور منافع بخش قیمت (ایف آر پی) مقرر کرتی ہے۔

اعظم خان کی عبوری ضمانت کے خلاف ای ڈی کی عرضی خارج، سپریم کورٹ کا مداخلت سے انکار



دہلی: ۱۹ نومبر (ایجنسی): سماجوادی پارٹی کے سینئر لیڈر اور سابق وزیر اعظم خان کو منی لانڈرنگ کے معاملے میں ملی عبوری ضمانت کے خلاف انفورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ (ای ڈی) کی عرضی کو سپریم کورٹ نے خارج کر دیا ہے۔ آج 19 نومبر بروز جمعرات سپریم کورٹ نے ای ڈی کی عرضی پر سماعت کرتے ہوئے الہ آباد ہائی کورٹ کی عبوری ضمانت کے حکم میں مداخلت کرنے سے انکار کر دیا۔ جسٹس ایم ایم سندریش اور جسٹس پی بی ورالے کی بنچ نے کہا کہ ہائی کورٹ کا حکم عبوری ہے۔ سپریم کورٹ اس معاملے میں مداخلت نہیں کرنا چاہتا۔ بنچ نے یہ بھی واضح کیا کہ ہائی کورٹ کے تبصرے ابتدائی نوعیت کے ہیں اور ان کا معاملے کے حتمی فیصلے پر کوئی اثر نہیں پڑے گا۔ عدالت نے اپنے حکم میں کہا ہے کہ چونکہ یہ ایک عبوری حکم ہے، اس لیے ہم اس میں مداخلت نہیں کرنا چاہتے۔ ہائی کورٹ کی رائے ابتدائی نوعیت کی ہے اور معاملے کا حتمی فیصلہ کرنے کے وقت اس کا کوئی اثر نہیں پڑے گا۔ سماعت کے دوران ای ڈی کی جانب سے پیش ہوئے ایڈیشنل سالیسٹر جنرل (اے ایس جی) ایس وی راجو نے ہائی کورٹ کے حکم میں گرفتاری کی وجوہات فراہم کیے جانے سے متعلق حقائق پر سوال اٹھائے۔ انہوں نے کہا کہ اعظم خان کو گرفتاری کی وجوہات فراہم کی گئی تھیں، جبکہ ہائی کورٹ کے حکم میں اس کے برعکس حقائق درج کیے گئے ہیں۔ اے ایس جی نے عدالت سے اس پہلو پر توجہ دینے کی اپیل کی۔ سپریم کورٹ نے اپنے حکم میں درج کیا ہے کہ اس نے حقائق کو غلط طریقے سے درج کیے جانے سے متعلق اے ایس جی کی دلیل پر توجہ دی ہے۔ اس کے بعد عرضی کی سماعت مکمل کی گئی ہے۔ الہ آباد ہائی کورٹ نے 17 نومبر کو منی لانڈرنگ کے معاملے میں اعظم خان کو عبوری ضمانت دی تھی۔ ہائی کورٹ نے ابتدائی طور پر یہ تسلیم کیا تھا کہ ای ڈی نے گرفتاری کے دوران آئین کے آرٹیکل 22(1) اور پی ایم ایل اے کی دفعہ 19 کے تحت ضروری قانونی طریقۂ کار پر مکمل طور پر عمل نہیں کیا۔ ہائی کورٹ نے گرفتاری کے حالات پر بھی تبصرہ کیا تھا۔ اعظم خان 31 اکتوبر کو ایک دوسرے معاملے میں ضمانت ملنے کے بعد رام پور جیل سے باہر آئے تھے۔ اس کے فوراً بعد ای ڈی نے انہیں منی لانڈرنگ کے معاملے میں گرفتار کر لیا تھا۔

ہمارا مقصد تلنگانہ کو 3 ٹریلین ڈالر کی معیشت میں بدلنا ہے: وزیر اعلیٰ ریونت ریڈی

حیدرآباد: ۱۹ نومبر (ایجنسی): تلنگانہ کے وزیر اعلیٰ ریونت ریڈی نے جمعرات کو کہا کہ ان کی حکومت کا مقصد 2047 تک تلنگانہ کو 3 ٹریلین ڈالر کی معیشت میں تبدیل کرنا ہے۔ 85ویں انڈین روڈ کانگریس (آئی آر سی) کی افتتاحی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ تلنگانہ کو 2034 تک 200 ارب ڈالر سے 1 ٹریلین ڈالر اور 2047 تک 3 ٹریلین ڈالر کی معیشت بنانے کے لیے 3 الگ الگ اقتصادی زون تیار کیے گئے ہیں۔ کیور، پیور اور ریئر زونز کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے انہوں نے بتایا کہ آؤٹر رنگ روڈ (او آر آر) کے اندر واقع کیور زون سروس سیکٹر کی ترقی کے لیے مختص ہے۔ او آر آر اور آر آر آر (ریجنل رنگ روڈ) کے درمیان واقع پیور زون مینوفیکچرنگ سیکٹر کا مرکز ہوگا، جبکہ آر آر آر کے باہر واقع ریئر زون زراعت اور اس پر مبنی صنعتوں کا مرکز ہوگا۔ ریاستی حکومت کی جانب سے شروع کیے گئے سڑکوں کے ترقیاتی منصوبوں کا ذکر کرتے ہوئے وزیر اعلیٰ نے کہا کہ بنیادی ڈھانچے کی ترقی کے دیگر منصوبوں پر بھی تیزی سے کام جاری ہے۔ ریونت ریڈی نے کہا کہ ان کی نوئیٹ تلنگانہ گلوبل سمٹ 2026 جو 7 سے 9 دسمبر تک بھارت فیوچر سٹی میں منعقد ہونے والا ہے۔ بڑے پیمانے پر ملکی اور عالمی سرمایہ کاری کو راغب کر کے مضبوط ترقی کی بنیاد رکھے گی۔ ساتھ ہی انہوں نے بتایا کہ ریاستی حکومت ٹیکنالوجی، مینوفیکچرنگ اور ریسرچ اینڈ ڈیولپمنٹ (آر اینڈ ڈی) کے شعبوں میں بڑے پیمانے پر سرمایہ کاری کو راغب کرنے کے لیے اس عالمی سربراہی اجلاس کا انعقاد کر رہی ہے۔ انہوں نے آئی آر سی کے نمائندوں کو اس اجلاس میں شرکت کی دعوت بھی دی۔ وزیر اعلیٰ ریونت ریڈی نے زور دے کر کہا کہ ملک کے مفادات اور قومی سلامتی کو اولین ترجیح دی جانی چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ ترقی کے بڑے اہداف کو حاصل کرنے کے لیے سیاسی بیان بازی کو صرف انتخابات تک ہی محدود رکھنا چاہیے۔ مرکزی وزیر برائے سڑک ٹرانسپورٹ و شاہراہ نتن گڈکری نے حیدرآباد کے ہائی ٹیکس ایگزیبیشن سنٹر میں آئی آر سی کا افتتاح کیا۔ 4 روزہ اس کانفرنس میں ہندوستان اور بیرون ملک سے 3500 سے زائد نمائندے شرکت کر رہے ہیں، جن میں ہائی وے انجینئرز، سائنس داں، محققین، ماہرین تعلیم، ٹھیکیدار اور اعلیٰ افسران شامل ہیں۔ اس موقع پر نائب وزیر اعلیٰ بھٹی وکرمارک، وزیر برائے سڑک و عمارت کومٹی ریڈی وینکٹ ریڈی اور کئی اعلیٰ افسران موجود تھے۔ آئی آر سی کے تحت منعقدہ تکنیکی نمائش میں ہندوستانی اور بین الاقوامی اداروں کے 400 اسٹال لگائے گئے ہیں، جہاں سڑکوں کی تعمیر میں استعمال ہونے والی جدید مشینیں، جدید آلات اور بنیادی ڈھانچے سے متعلق ٹیکنالوجی کی نمائش کی گئی ہے۔

"گورکھپور میں بی جے پی کو ڈبل انجن نہیں ڈبل زیرو ملے گا": اکھلیش یادو



لکھنؤ: ۱۹ نومبر (ایجنسی): سماجوادی پارٹی کے قومی صدر اکھلیش یادو نے بدھ کو وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کے گڑھ گورکھپور میں بی جے پی کو نشانہ بناتے ہوئے دعویٰ کیا کہ اگر آج انتخابات ہو جائیں تو بی جے پی کو یہاں ڈبل انجن نہیں بلکہ ڈبل زیرو کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ گورکھپور کی سڑکوں پر عوام کا جوش و خروش ۲۰۲۷ء کے اتر پردیش اسمبلی انتخابات سے پہلے بدلتے ہوئے سیاسی ماحول کا اشارہ دے رہا ہے۔ اکھلیش یادو نے گورکھپور میں اپنی خصوصی انتخابی بس 'پی ڈی اے رتھ' پر سوار ہو کر تقریباً ۲۰ کلومیٹر طویل روڈ شو کیا۔ اس دوران ضلع کی تمام ۹ اسمبلی نشستوں اور مشرقی اتر پردیش کے دیگر علاقوں سے بڑی تعداد میں سماجوادی پارٹی کے کارکنان اور حامی شریک ہوئے۔ روڈ شو کے بعد کارکنوں سے خطاب کرتے ہوئے اکھلیش نے کہا کہ گورکھپور کے لوگوں کا جوش اور توانائی قابل ذکر ہے۔ اگر آج ہی ووٹنگ ہو جائے تو بی جے پی کو یہاں ڈبل زیرو مل سکتا ہے۔ بی جے پی کے ترقیاتی دعووں پر طنز کرتے ہوئے اکھلیش یادو نے کہا کہ "گورکھپور آنے کے بعد ایسا محسوس ہو رہا ہے جیسے یورپ پہنچ گیا ہوں۔ لگتا ہے اسپین اور وینس آ گیا ہوں۔" ان کا یہ بیان بی جے پی ایم پی روی کشن کے گورکھپور کو اسپین سے تشبیہ دینے والے سابقہ بیان کے تناظر میں دیکھا جا رہا ہے۔ انہوں نے شہر میں پانی جمع ہونے اور میٹرو چلانے کے وعدوں پر بھی حکومت کو نشانہ بنایا۔ اکھلیش نے کہا کہ چند گھنٹوں کی بارش میں لوگوں کے گھروں میں پانی داخل ہو گیا۔ ہمیں بتایا گیا تھا کہ گورکھپور میں لکھنؤ کی طرح میٹرو چلے گی، لیکن بارش کے دوران لوگ میٹرو سے نہیں بلکہ کشتیوں سے سفر کرتے ہیں۔ اکھلیش یادو نے چوری چورا کی تاریخی اہمیت کا ذکر کرتے ہوئے مجاہد آزادی بابو بندھو سنگھ اور دیگر شہیدوں کو خراج عقیدت پیش کیا۔ انہوں نے پچھڑے، دلت اور اقلیتی طبقات سے تعلق رکھنے والے شہیدوں کو بھی یاد کیا۔ انہوں نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر پوسٹ کرتے ہوئے دعویٰ کیا کہ گورکھپور میں بی جے پی کی گرفت کمزور ہو رہی ہے اور ضلع کی تمام ۹ اسمبلی نشستوں پر سماج وادی پارٹی کامیابی حاصل کرے گی۔ ان کے مطابق متحدہ پی ڈی اے، بالادست طبقات کو شکست دے گا اور عوام کا پیغام ہے کہ اس بار تکبر کی شکست ہوگی۔ گورکھپور ایئر پورٹ سے شروع ہونے والے روڈ شو میں سماجوادی پارٹی کے کارکنان رتھ کے ساتھ دوڑتے ہوئے نظر آئے۔ پارٹی کے جھنڈے لہراتے ہوئے کارکنان نے اکھلیش یادو کے حق میں نعرے لگائے۔ ہجوم میں 'ٹیپو از بیک' اور 'بیبن زی فورٹ' جیسے پوسٹر بھی دکھائی دیے۔ ڈی جے پر انتخابی گانے بجائے گئے، جن میں 'یوپی کے کونے کونے میں بھیا جی کو جتانا ہے اور ۲۰۲۷ء میں اکھلیش آ رہے ہیں' شامل تھے۔ کورا گھاٹ چوراہے کے قریب دو کرینوں کی مدد سے اٹھائی گئی ایک بڑی مالا سے اکھلیش یادو کا استقبال کیا گیا۔ وہ بس کا دروازہ کھول کر کارکنوں سے بات چیت کرتے بھی نظر آئے۔ اکھلیش یادو تقریباً دوپہر ساڑھے بارہ بجے چارٹرڈ طیارے سے گورکھپور پہنچے، جہاں ایک ہزار سے زائد کارکنوں نے ڈھول نگاڑوں کے ساتھ ان کا استقبال کیا۔ وہاں کافی بھیڑ تھی۔ اس موقع پر چھوٹو جوان پجاریوں نے ویدک منتر بھی پڑھے۔

اڈیشہ: سمندری طوفان 'اکوان' کی تباہی سے قبل بڑے پیمانے پر تیاریاں

اڈیشہ میں سمندری طوفان 'اکوان' کے ممکنہ خطرے کے پیش نظر ریاستی حکومت نے راحت رسانی کی تیاریاں تیز کر دی ہیں۔ وزیر اعلیٰ موہن چرن ماجھی کے مطابق اب تک تقریباً 50 ہزار لوگوں کو محفوظ مقامات پر منتقل کیا جا چکا ہے۔ خدشہ ہے کہ طوفان آندھرا پردیش کے نرساپور اور پوری، اڈیشہ کے درمیان ساحل سے ٹکرا سکتا ہے۔ بدھ کے روز وزیر اعلیٰ نے افسران کے ساتھ اعلیٰ سطحی میٹنگ کر کے تیاریوں کا جائزہ لیا۔ انہوں نے بتایا کہ سب سے زیادہ لوگوں کو گنجام ضلع سے منتقل کیا جائے گا۔ یہاں بڑے پیمانے پر راحت رسانی مہم چلائی جا رہی ہے۔ حکومت کی توجہ صرف ساحلی علاقوں تک محدود نہیں ہے، بلکہ پہاڑی اور میدانی علاقوں میں بھی لوگوں کو محفوظ مقامات پر منتقل کیا جا رہا ہے۔ وزیر اعلیٰ ماجھی نے کہا کہ حکومت کا مقصد زیرو کیزوئلٹی یعنی طوفان کے دوران کسی بھی شخص کی جان جانے نہیں دینا ہے۔ اس کے لیے، ریاست میں 3 ہزار سمندری طوفان سے بچاؤ کے مراکز تیار کیے گئے ہیں۔ ان میں سے 448 مراکز پہلے ہی فعال کر دیے گئے ہیں۔ راحت رسانی کے کاموں کے لیے حکومت نے 15 اضلاع کو 20 کروڑ روپے مختص کیے ہیں۔ گنجام، گجپتی، کندھمال، رائے گڑھ، کوراپٹ اور ملکانگیری اضلاع کے کئی گاؤں سے لوگوں کو محفوظ مقامات پر منتقل کیا جا رہا ہے۔

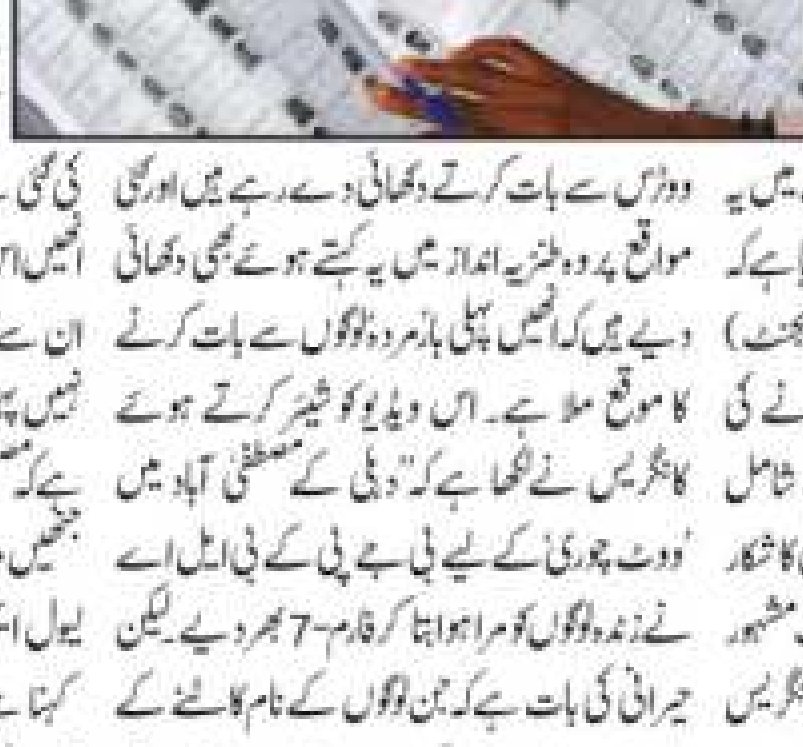
'گھٹیا انفراسٹرکچر مودی حکومت کی پہچان بن چکا ہے'

بھاکھڑا نہر واقع پل منہدم ہونے پر کانگریس کا سخت ردعمل

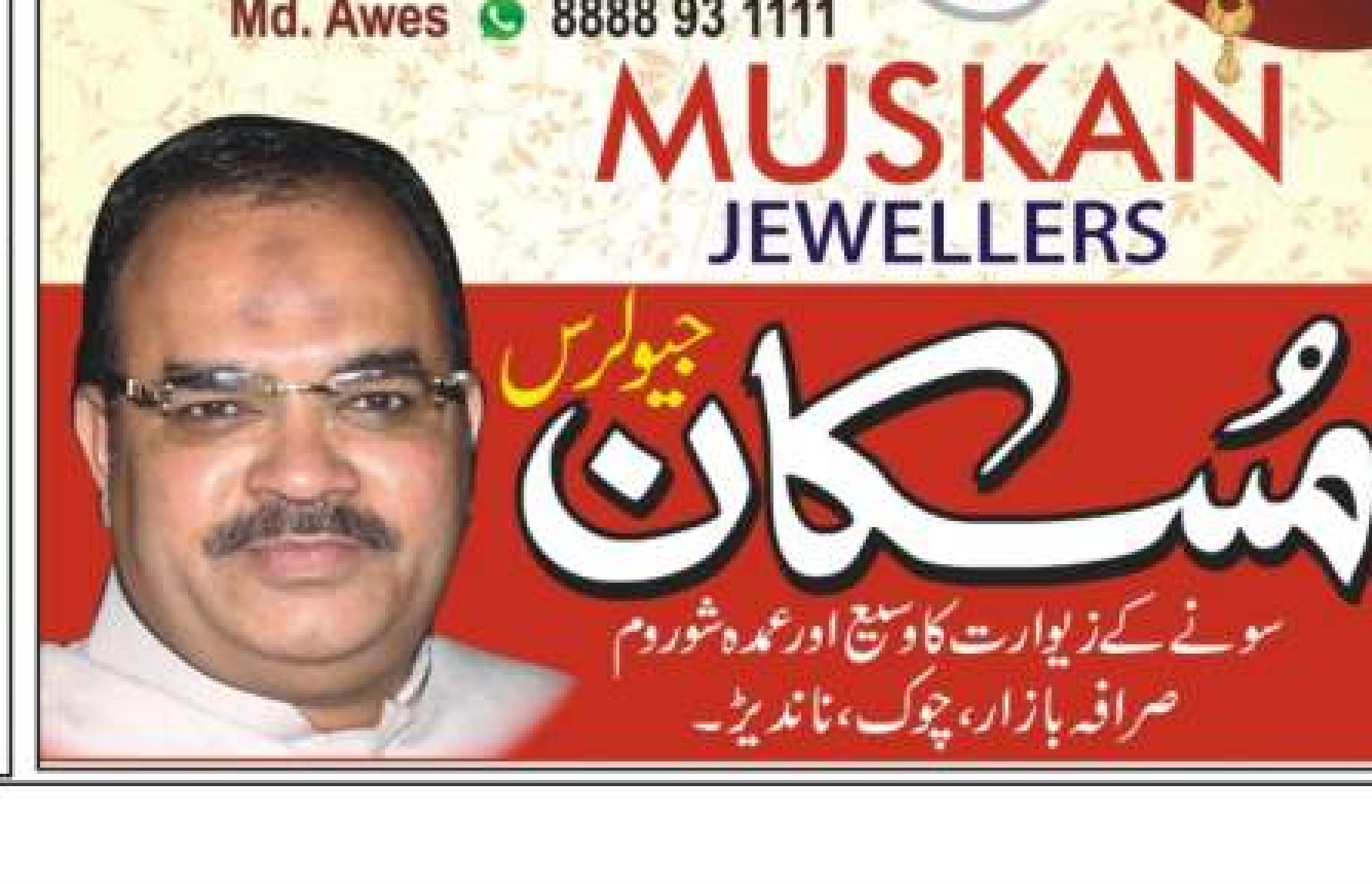
پٹیالہ: ۱۹ نومبر (ایجنسی): پنجاب کے پٹیالہ ضلع میں پٹیالہ-سنگرور بائی پاس پر ایک بڑا حادثہ پیش آیا ہے۔ یہاں بھاکھڑا نہر پر بنا پل منہدم ہو گیا۔ حادثہ کے وقت پل سے گزر رہے 2 ٹرک اس کے اندر ہی دھنس گئے۔ اس دوران ایک ٹرک میں آگ لگ گئی، جس سے موقع پر افراتفری مچ گئی۔ آگ کی اطلاع ملتے ہی فائر ڈپارٹمنٹ کی گاڑیاں موقع پر پہنچیں اور کافی مشقت کے بعد آگ پر قابو پایا گیا۔ غنیمت رہی کہ اس حادثے میں ٹرک ڈرائیور اور اسٹاف بال بال بچ گئے۔ اس حادثہ پر کانگریس کا سخت ردعمل سامنے آیا ہے۔ پارٹی نے اپنے آفیشیل ایکس ہینڈل پر حادثہ زدہ پل کی ویڈیو شیئر کرتے ہوئے لکھا کہ "مودی حکومت میں بدعنوانی کی تصویر دیکھیے۔ پنجاب کے بھاکھڑا نہر پر بنا پل آج صبح منہدم ہو گیا۔" کانگریس نے اپنی پوسٹ میں مزید لکھا کہ "2016 میں پل بنانے والی این ایچ اے آئی نے اس کی عمر 100 سال بتائی تھی لیکن یہ محض 10 سال میں ہی ٹوٹ کر گر گیا۔ مودی حکومت انفراسٹرکچر کے نام پر وصولی تو پوری کرتی ہے لیکن پھر لوگوں کو مرنے کے لیے چھوڑ دیتی ہے۔" پارٹی نے مرکزی حکومت کو ہدف تنقید بناتے ہوئے لکھا کہ "ایسے گھٹیا انفراسٹرکچر مودی حکومت کی پہچان بن چکے ہیں۔ کبھی افتتاح ہوتے ہی سڑک ٹوٹ جاتی ہے تو کہیں پورا پل ہی بہہ جاتا ہے۔ مودی کا 'کرپشن ماڈل' جان و مال کا نقصان کر رہا ہے، لیکن ان لوگوں کو ذرہ برابر بھی شرم نہیں آ رہی۔" حادثہ کا شکار ہوئے ایک ٹرک کے ڈرائیور سکھویندر سنگھ (ساکن پہووا) نے بتایا کہ وہ پہووا کی جانب سے ٹرک میں ریت بھر کر چنو (گھنو ماجرہ) جا رہے تھے۔ صبح تقریباً 5 بجے دونوں ٹرک آگے پیچھے چل رہے تھے کہ اچانک پل منہدم ہونے کے باعث دونوں گاڑیاں نیچے دھنس گئیں۔ پل سے ٹکراتے ہی ایک ٹرک میں آگ لگ گئی۔ سکھویندر سنگھ کے مطابق ان کے ٹرک میں ڈرائیور سمیت 3 افراد (ایک کنڈکٹر اور ایک مزدور) سوار تھے، جبکہ دوسرے ٹرک میں بھی ایک یا 2 افراد موجود تھے۔ غنیمت رہی کہ اس خوفناک حادثے میں کوئی جانی نقصان نہیں ہوا۔ حالانکہ سب کو چوٹیں آئی ہیں اور دونوں ٹرک پوری طرح تباہ ہو گئے ہیں۔ اسٹاف نے الزام عائد کیا کہ پل پہلے سے ہی خستہ حال تھا اور اسے مرمت کی ضرورت تھی، لیکن شکایتوں کے باوجود اس کی طرف توجہ نہیں دی گئی۔ اس کے علاوہ حادثہ کے وقت اندھیرا تھا اور شروعات میں این ایچ اے آئی یا انتظامیہ کی کوئی ٹیم موقع پر نہیں پہنچی۔ تمام لوگ خود ہی بڑی مشکل سے باہر نکلے۔ بہر حال نیشنل ہائی وے-7 پر آمد و رفت بری طرح متاثر ہے اور محض 10 سال قبل بنے اس ہائی وے پل کے منہدم ہو جانے سے این ایچ اے آئی کے تعمیراتی کاموں پر سنگین سوال کھڑے ہو رہے ہیں۔

دہلی کے مصطفیٰ آباد میں ملے 'ووٹ چوری' کے کئی ثبوت

کانگریس نے شیئر کی مردہ لوگوں سے بات چیت کی ویڈیو



دہلی: ۱۹ نومبر (ایجنسی): 'ووٹ چوری' کے خلاف اپوزیشن کی مہم نے چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار کو مشکل میں ڈال رکھا ہے۔ لگاتار ایسے انکشافات ہو رہے ہیں جو الیکشن کمیشن کو کٹہرے میں کھڑا کر رہے ہیں۔ تازہ معاملہ دہلی کے مصطفیٰ آباد کا ہے جہاں کئی زندہ لوگوں کو مبینہ طور پر سازش کے تحت مردہ بتا دیا گیا ہے۔ ایک میڈیا ادارہ کی ویڈیو رپورٹ میں یہ حقیقت سامنے آئی ہے، جس میں دعویٰ کیا گیا ہے کہ بی جے پی کے بی ایل اے (بلاک لیول ایجنٹ) نے 'فارم-7' بھر کر کئی ایسے نام حذف کرنے کی کوشش ہے، جو ڈرافٹ ووٹر لسٹ میں شامل ہیں۔ غور کرنے والی بات یہ ہے کہ مبینہ سازش کا شکار بننے والے بیشتر افراد مسلم ہیں۔ یہ رپورٹ مشہور یوٹیوب چینل 'دی ریڈ مائک' کی ہے، جسے کانگریس نے اپنے آفیشیل ایکس ہینڈل پر شیئر کی ہے۔ اس میں دی ریڈ مائک کے رپورٹر سوربھ شکلا نام نہاد مردہ ووٹرس سے بات کرتے دکھائی دے رہے ہیں اور کئی مواقع پر وہ طنزیہ انداز میں یہ کہتے ہوئے بھی دکھائی دیے کہ انھیں پہلی بار مردہ لوگوں سے بات کرنے کا موقع ملا ہے۔ اس ویڈیو کو شیئر کرتے ہوئے کانگریس نے لکھا ہے کہ "دہلی کے مصطفیٰ آباد میں 'ووٹ چوری' کے لیے بی جے پی کے بی ایل اے نے زندہ لوگوں کو مرا ہوا بتا کر فارم-7 بھر دیے۔ لیکن حیرانی کی بات ہے کہ جن لوگوں کے نام کاٹنے کے لیے فارم-7 بھرے گئے، وہ زندہ ہیں۔ ان میں بیشتر مسلم ووٹرز ہیں۔" کانگریس نے اپنی سوشل میڈیا پوسٹ میں یہ جانکاری بھی دی ہے کہ ان ووٹرز کا نام ڈرافٹ لسٹ میں تھا لیکن الیکشن کمیشن کی طرف سے کوئی بھی جانچ کرنے نہیں آیا کہ یہ لوگ زندہ ہیں یا نہیں۔ ویڈیو میں رپورٹرز کے ساتھ زرینہ، جمیل احمد اور حاجی اقبال علی بات کرتے ہوئے دیکھے جا سکتے ہیں، جنھیں 'فارم-7' کے ذریعہ مردہ بتانے کی کوشش کی گئی ہے۔ یہ سبھی زندہ ووٹرز دعویٰ کر رہے ہیں کہ انھیں اس بارے میں کچھ بھی جانکاری نہیں ہے، کیونکہ ان سے حقیقت کا پتہ لگانے کوئی افسر یا سرکاری اہلکار نہیں پہنچا۔ رپورٹر سوربھ شکلا نے اپنی رپورٹ میں بتایا ہے کہ مصطفیٰ آباد کے تقریباً 70 مسلم ووٹرز ایسے ہیں، جنھیں مردہ بتانے کے لیے بی جے پی کے بلاک لیول ایجنٹ نے فارم '7' بھرا ہے۔ مقامی لوگوں کا کہنا ہے کہ یہ بی جے پی کی خطرناک سازش ہے، جس کے ذریعہ وہ اقلیتی ووٹرز کا نام حذف کر کے سیکولر پارٹیوں کا ووٹ بینک کم کرنا چاہتی ہے۔





2
روزنامہ ورقِ تازہ
حالاتِ حاضرہ
दैनिक वरक-ए-ताजा
20 Nov. 2026



ورقِ تازہ

20 Nov. 2026 اداریہ

ادبی محفلوں کی اخلاقیات کے بدلتے رجحانات

کبھی وہ زمانہ تھا جب کسی شہر میں کوئی ادبی نشست یا مشاعرہ ہوتا تھا تو نئے لکھنے والے بڑے شوق اور تھوڑے سے ڈر کے ساتھ وہاں جاتے تھے۔ انہیں معلوم ہوتا تھا کہ وہاں بیٹھے ہوئے پرانے اور تجربہ کار لوگ ان کی غزل یا کہانی کو بڑی باریکی سے سنیں گے اور جہاں کوئی خامی نظر آئے گی، وہاں فوراً ٹوک دیں گے۔ اس زمانے میں اصلاح لینے اور اپنی غلطی ماننے میں کوئی شرم محسوس نہیں کی جاتی تھی، کیونکہ سب کا مقصد ایک ہی تھا کہ اچھی بات سامنے آئے اور ادب کا معیار بلند ہو۔ آج کسی بھی ادبی تقریب یا مشاعروں میں چلے جائیں، تو پورا منظر ہی بدلا ہوا نظر آتا ہے۔ اب ان محفلوں میں ادب پر سنجیدہ گفتگو کم اور ایک دوسرے کو خوش کرنے کا انتظام زیادہ دکھائی دیتا ہے۔ اسٹیج پر بیٹھے ہوئے لوگ باری باری مائیک پر آتے ہیں، ایک دوسرے کے لمبے چوڑے قصیدے پڑھتے ہیں اور نیچے بیٹھے ہوئے سامعین رسمی تالیاں بجا کر اپنے گھروں کو لوٹ جاتے ہیں۔ یوں محسوس ہوتا ہے جیسے ہم کسی ادبی محفل میں نہیں، بلکہ کسی خاندانی شادی کی تقریب میں آئے ہیں جہاں سب کو راضی رکھنا ضروری ہے۔ تنقید، جو کسی بھی زبان اور ادب کو زندہ رکھنے کے لیے آکسیجن کا کام کرتی ہے، اب ہمارے درمیان سے تقریباً غائب ہو چکی ہے۔ آج کے دور میں اگر آپ کسی لکھنے والے کی کمزور تحریر پر ہلکی سی بھی انگلی اٹھا دیں، تو وہ اسے ادبی مشورہ سمجھنے کے بجائے سیدھا ذاتی دشمنی بنا لیتا ہے۔ چونکہ ہر شخص کو بدلے میں اپنی تعریف سننے کی لالچ ہوتی ہے، اس لیے کوئی بھی کسی کی خامی بتانے کا خطرہ مول لینے کو تیار نہیں ہے۔ ادبی حلقوں میں اب ایک خاموش اور غیر اعلانیہ معاہدہ چل رہا ہے جس کا سیدھا سا اصول یہ ہے کہ آج میں تمہاری تعریف کروں گا، کل تم میری کرنا۔ اگر کوئی صاحب کتاب چھپوا کر لاتے ہیں تو ان کے دوست احباب پہلے سے طے کر لیتے ہیں کہ اس کتاب کو آسمان پر کیسے بٹھانا ہے۔ اس کے بدلے میں جب دوسرے دوست کی باری آتی ہے تو پہلا دوست اپنا قرض اتارنے کے لیے تعریفوں کے پل باندھ دیتا ہے۔ اس لین دین کے کلچر نے ادب کو چھوٹے اور بڑے گروہوں میں بانٹ دیا ہے۔ اب کسی تحریر کے اچھے یا برے ہونے کا فیصلہ اس کے اندر موجود مواد سے نہیں ہوتا، بلکہ اس بات سے ہوتا ہے کہ لکھنے والا کس گروہ یا حلقے سے جڑا ہوا ہے۔ اگر آپ کسی طاقتور ادبی ٹولے کا حصہ ہیں، تو آپ کی معمولی اور بے جان تحریر کو بھی صدی کا سب سے بڑا شاہکار قرار دے دیا جائے گا، اور اگر آپ اکیلے ہیں تو کوئی آپ کی بہترین تخلیق پر بھی نظر ڈالنے کی زحمت نہیں کرے گا۔ اس باہمی تعریف کے ماحول نے لکھنے والوں کو ایک عجیب سی خوش فہمی میں مبتلا کر دیا ہے۔ جب ایک نئے شاعر یا افسانہ نگار کو ہر طرف سے صرف واہ واہ اور شاباشی ہی سنائی دے، تو وہ خود کو بہت بڑا فنکار سمجھ بیٹھتا ہے۔ اسے کبھی یہ احساس ہی نہیں ہو پاتا کہ اس کے ہاں ابھی سیکھنے کی کتنی گنجائش باقی ہے اور اس کی تحریر میں کہاں کہاں جھول موجود ہے۔ یوں تعریفوں کی یہ میٹھی گولی نئے قلم کاروں کی صلاحیتوں کو اندر سے دیمک کی طرح چاٹ رہی ہے۔

دوسری طرف اعزازات اور ایوارڈز کی ارزانی نے رہی سہی کسر بھی پوری کر دی ہے۔ ایک وقت تھا جب کسی ادیب کو زندگی بھر کی ریاضت اور کئی معیاری کتابیں لکھنے کے بعد کوئی ایک اعزاز ملتا تھا، تو پورے شہر میں اس کا چرچا ہوتا تھا اور لوگ واقعی اس کی عزت کرتے تھے۔ آج حال یہ ہے کہ گلی گلی قائم ادبی تنظیمیں ہر دوسرے دن کسی نہ کسی کو ایوارڈ دے رہی ہیں۔ شال اوڑھانے، پھولوں کے گلدستے پیش کرنے اور پلاسٹک کے مومنٹو تھمانے کی اس دوڑ میں ادب کی خدمت کا جذبہ کم اور سوشل میڈیا پر تصویریں لگانے کا شوق زیادہ نظر آتا ہے۔ کوئی بھی تقریب ختم ہونے کی دیر ہوتی ہے کہ فیس بک اور واٹس ایپ پر شال اوڑھنے اور مومنٹو لینے کی تصویروں کی باڑھ آجاتی ہے۔ ایک ہی شخص سال میں دس دس ایوارڈز سمیٹ کر خود کو بہت بڑا ادیب ثابت کرنے کی کوشش میں لگا رہتا ہے۔ جب ہر عام و خاص کے گلے میں اعزاز کا ہار پڑنے لگے، تو پھر ان حقیقی اور معتبر اعزازات کی وقعت بھی عام آدمی کی نظر میں ختم ہو جاتی ہے جو واقعی کسی بڑی ادبی خدمت پر دیے جاتے ہیں۔ ایوارڈز کی اس بھیڑ میں یہ پہچاننا مشکل ہو گیا ہے کہ کون سچا قلم کار ہے اور کون صرف تعلقات کی بنیاد پر اسٹیج کی زینت بنا ہوا ہے۔ اس سارے شور شرابے اور نمائش کے ماحول میں وہ سنجیدہ، مطالعہ کرنے والا اور خود دار ادیب بالکل الگ تھلگ پڑ گیا ہے جو خوشامد کا ہنر نہیں جانتا۔ ایسا قلم کار نہ تو کسی کی چوکھٹ پر حاضری دیتا ہے، نہ کسی گروہ کی جی حضوری کرتا ہے اور نہ ہی اپنے نام کے ساتھ خود ساختہ القابات لگواتا ہے۔ نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ وہ خاموشی سے اپنے کمرے میں بیٹھ کر لکھتا رہتا ہے اور ادبی دنیا کے ٹھیکیدار اسے نظر انداز کر کے آگے بڑھ جاتے ہیں۔ اس سارے کھیل کا سب سے بڑا نقصان اس عام قاری کو ہوا ہے جو اچھی تحریر کی تلاش میں کتاب اٹھاتا ہے۔ جب قاری ان نام نہاد ایوارڈ یافتہ اور تعریفوں سے لدی ہوئی کتابوں کو خرید کر پڑھتا ہے اور اندر سے مواد بالکل کھوکھلا نکلتا ہے، تو اس کا دل ٹوٹ جاتا ہے۔ رفتہ رفتہ اس کا بھروسہ سنجیدہ ادب اور کتابوں سے اٹھنے لگتا ہے، اور پھر ہم بیٹھ کر یہ رونا روتے ہیں کہ آج کل لوگ کتابیں کیوں نہیں پڑھتے۔ ہمیں یہ بات اچھی طرح سمجھ لینی چاہیے کہ ادب کسی سرٹیفکیٹ، ریشمی شال یا کسی گروہ کی سفارش سے زندہ نہیں رہتا۔ اگر ہم واقعی چاہتے ہیں کہ ہمارے عہد میں کوئی بڑی اور یادگار تحریر سامنے آئے، تو ہمیں تعریفوں کے اس مصنوعی کاروبار کو بند کرنا ہوگا۔ ہمیں دوبارہ اس سچی اور کھری تنقید کی طرف لوٹنا ہوگا جو دوست اور دشمن دیکھے بغیر کھرے اور کھوٹے کو الگ کرتی ہے۔ وقت کی چھلنی بہت بے رحم ہوتی ہے۔ وہ کسی کے اسٹیج کی رونق، کسی کی سفارش یا کاغذی ایوارڈز کو خاطر میں نہیں لاتی۔ وقت صرف اسی تحریر کو زندہ رکھتا ہے جس میں سچائی اور جان ہو، باقی سب نمائشی اعزازات اور تعریفوں کے پلندے چند برسوں میں ہی وقت کی دھول میں گم ہو جاتے ہیں۔

سُورَۃُ الفَجر: ایک مختصر تعارف

محمد عبدالحفیظ اسلامی
خطیب مسجد صالحہ قاسمؒ و سینئر کالم نگار حیدرآباد



سورۃ الفجر مکی سورت ہے، فہرست کے مطابق اس کا نمبر 89 ہے۔ جس میں 30 آیات مبارکہ اور ایک رکوع آیا ہے۔ مذکورہ بالا سورت کا نزول کچھ ان حالات میں ہوا جبکہ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دست حق پر ایمان لانے والے لوگوں کے ساتھ کفار مکہ ظلم و زیادتی کا رویہ اختیار کرنا شروع کر چکے تھے، تاکہ لوگ پھر کفر کی طرف واپس لوٹنے پر مجبور ہو جائیں۔ قرآن مجید کی کچھ دیگر سورتوں کی طرح اس سورت کا آغاز بھی ان چیزوں کی قسم کھا کر کیا گیا جو انسانی زندگی میں ہر ایک کے تجربہ و مشاہدہ میں آیا کرتی ہیں لہٰذا اس سورت کا آغاز فرماتے ہوئے بھی چند چیزوں کی قسم کھائی گئی۔ ''قسم ہے فجر کی'' اور ''دس راتوں کی'' اور ''جفت اور طاق کی'' اور ''رات کی جب کہ وہ رخصت ہو رہی ہو'' چونکہ اہل مکہ آخرت میں دیئے جانے والی جزا و سزا، جنت و دوزخ کے منکر تھے، اسطرح سورۃ ''الفجر'' کا موضوع آخرت کی جزا و سزا کے حق ہونے کے اثبات پر ہے۔ غرضکہ مذکورہ بالا چیزوں کی قسم کھا کر اصل میں منکرین آخرت کے سامنے یہ سوال رکھا گیا کہ کیا یہ چیزیں اس بات کی شہادت نہیں دے رہی ہیں کہ جزا و سزا حق ہے اور تمام لوگوں کے فیصلے ہو کر رہیں گے، دراصل منکرین آخرت کے ذہنوں کو جھنجوڑنے کے لئے قسم کھا کر ان سے پوچھا گیا کہ قدرت کا نظام جو تم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہو کیا اس امر پر شہادت دینے کیلئے کافی نہیں ہے کہ ایک قادر مطلق عظیم ہستی یہ نظام چلا رہی ہے جیسا کہ وقت فجر کے موقع پر اس کی کیفیت اور ہر مہینے کی ابتدائی دس راتیں جس میں پہلی رات کا چاند بالکل باریک پھر دھیرے دھیرے اس کا بڑھنا اور رات کی اندھیری پر چھا جانا پھر آگے اس کا تھوڑا تھوڑا کم ہوتے ہوئے اندھیرے کی کیفیت کا پیدا ہو جانا، پھر جفت اور طاق کی قسم کھائی یعنی عمومی طور پر دیکھا جائے تو اس سے مراد کائنات کی ساری چیزیں ہو سکتی ہیں، کیونکہ ہر چیز یا تو جوڑا جوڑا ہے یا پھر تنہا، یا یہ کہ جفت و طاق سے ''تغیر ایام'' کی طرف توجہ مبذول کروانا ہے کہ مہینے کی تاریخیں ایک اور دو اور دو سے تین ہوتی جاتی ہیں اور ہر تغیر ایک نئی کیفیت لے کر آتا ہے۔ پھر رات کی قسم کھائی گئی جب کہ وہ رخصت ہو رہی ہوتی ہے۔ یعنی سورج کے غروب کے ساتھ رات کی اندھیری چھا گئی اور اب اس کا خاتمہ ہونے کو ہے اور دن کا اُجالا نمودار ہونے والا ہے۔ اس طرح کے تبدل "Change" کے واقع ہونے کی قسم کھائی گئی۔ کائنات کی ہر چیز جس نظم کے ساتھ چل رہی ہے یہ ساری کی ساری چیزیں ایک عظیم ہستی کے بنائے ہوئے نظام کے عین مطابق ہر آن چل رہی ہے اگر ان بے شمار چیزوں کو چھوڑ کر صرف (جن چار چیزوں کی قسم کھائی گئی ہے) شب و روز کی اس باقاعدگی پر ہی غور کرے...! اور اللہ نے انسان کو سوچنے سمجھنے کی جو صلاحیت دے رکھی ہے اس کو کام میں لائے تو قیامت کے بارے میں اس کے تمام شک وشبہات دور ہو جائیں گے اور آخرت کا واقع ہو کر رہنا ممکن ہی نہیں، بلکہ عین حکمت خداوندی معلوم ہوگا۔ جس کی تعلیم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت میں پائی جاتی ہے۔ لہٰذا خبردار ہو جاؤ کہ کائنات کا یہ نظام جس خدائے برتر نے قائم کیا اور جس خوبی سے اسے چلا رہا ہے اس کی قدرت سے یہ بعید نہیں ہے کہ وہ آخرت برپا کرے اور اپنے بندوں کے اعمال کی مکمل باز پرس کرے۔ آگے کی آیات کریمہ میں کچھ انسانی تاریخ سے عبرت دلائی گئی اور بہترین انداز میں استدلال پیش فرماتے ہوئے تین سرکش قوموں کا ذکر فرمایا کہ ان لوگوں نے دنیا میں سرکشی کی اور بہت فساد پھیلایا تھا، آخر کار ان کا جو انجام بد ہوا اس کا ذکر اس طرح ہوا۔ « فَصَبَّ عَلَيْهِمْ رَبُّكَ سَوْطَ عَذَابٍ »۔ آیت 13 (آخر کار تمہارے رب نے ان پر عذاب کا کوڑا برسایا) پھر آگے آیت 14 «اِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمِرْصَادِ» میں ایک انتباہ یہ دیا گیا کہ (بے شک آپ کا رب ان (سرکشوں اور مفسدوں) کی تاک میں ہے۔) اس کا روئے سخن منکرین آخرت اہل مکہ کی طرف ہے۔ ان ۲ آیات کے سلسلہ میں مفسرین کرام نے دلنشیں انداز میں جو لکھا ہے وہ درج ذیل ہے۔ حضرت مفتی محمد شفیع صاحب رحمہ اللہ یوں تشریح فرماتے ہیں کہ « فَصَبَّ عَلَيْهِمْ رَبُّكَ سَوْطَ عَذَابٍ »، قوم عاد و ثمود اور قوم فرعون کے شر و فساد کا تذکرہ فرماتے ہوئے جو عذاب ان پر نازل ہوا اس کو عذاب کا کوڑا برسانے کے عنوان سے تعبیر کیا ہے اس میں اشارہ اس طرف ہے کہ جس طرح کوڑا مختلف اطراف بدن پر پڑتا ہے ان پر بھی مختلف قسم کے عذاب نازل کئے گئے''۔ «اِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمِرْصَادِ»، مرصاد اور مرصد رصدگاہ اور انتظار گاہ کو کہا جاتا ہے جو کسی مقام بلند پر ہو جہاں بیٹھ کر کوئی شخص دور دور تک کے لوگوں کو دیکھ سکے اور انکے افعال و اعمال کی نگرانی کر سکے۔ مطلب آیت کا یہ ہے کہ حق تعالیٰ ہر انسان کے تمام اعمال اور حرکات وسکنات کو دیکھ رہا ہے اور سب کو ان کی جزا و سزا دینے والا ہے۔ بعض مفسرین نے فرمایا کہ یہ جملہ ہی ان قسموں کا جواب ہے، جو وَالْفَجْرِ وَلَيَالٍ عَشْرٍ میں مذکور ہوئی ہیں۔ (معارف القرآن) حضرت مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی رحمہ اللہ نے عام فہم انداز میں اس کی تفہیم یوں فرمائی: اِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمِرْصَادِ ''ظالموں اور مفسدوں کی حرکات پر نگاہ رکھنے کے لیے گھات لگائے ہونے کے الفاظ تمثیلی استعارے کے طور پر استعمال کیے گئے ہیں۔ گھات اس جگہ کو کہتے ہیں جہاں کوئی شخص کسی کے انتظار میں اس غرض کے لیے چھپا بیٹھا ہوتا ہے کہ جب وہ زد پر آئے اسی وقت اس پر حملہ کر دے۔ وہ جس کے انتظار میں بیٹھا ہوتا ہے اسے کچھ پتہ نہیں ہوتا کہ اس کی خبر لینے کے لیے کون کہاں چھپا ہوا ہے۔ انجام سے غافل، بے فکری کے ساتھ وہ اس مقام سے گزرتا ہے اور اچانک شکار ہو جاتا ہے۔ یہی صورت حال اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں ان ظالموں کی ہے جو دنیا میں فساد کا طوفان برپا کیے رکھتے ہیں۔ انہیں اس کا کوئی احساس نہیں ہوتا کہ خدا بھی کوئی ہے جو ان کی حرکات کو دیکھ رہا ہے۔ وہ پوری بے خوفی کے ساتھ روز بروز زیادہ سے زیادہ شرارتیں کرتے چلے جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ جب وہ حد آجاتی ہے جس سے آگے اللہ تعالیٰ انہیں بڑھنے نہیں دینا چاہتا اسی وقت ان پر اچانک اس کے عذاب کا کوڑا برس جاتا ہے۔'' (تفہیم القرآن سورۃ الفجر)

خلاصہ یہ کہ ''قوم عاد'' ''قوم ثمود'' اور ''فرعون'' نے زمین میں جو فساد پھیلایا کرتے، لوگوں کے ساتھ ظلم کرتے چنانچہ کسی کی جان و آبرو اور جائیداد محفوظ نہ رہی، لوٹ مار، عصمتوں کو تاراج کرنا، بے گناہ لوگوں کے خون کے دریا بہانا اس طرح کے جو کچھ قبیح اعمال یہ کیا کرتے تھے اس کی وجہ یہی تھی کہ روز حساب کا کوئی خوف ان کے اندر موجود نہیں تھا۔ جب اس طرح کے مظالم کی حد ہو گئی تو ان پر عذاب کا کوڑا اس زور کے ساتھ برسا کہ ان کی ساری طاقت اور ان کا سارا زور و دبدبہ خاک میں مل گیا اور یہ نشان عبرت بن گئے۔ لہٰذا اہل مکہ اس انسانی تاریخ سے سبق حاصل کریں اور اپنے فکر و عمل میں صالح تبدیلی لائیں اور اس حقیقت کو بھی اپنے ذہن نشین کر لیں کہ اس کائنات کا نظام کوئی چوپٹ راجہ کی اندھیر نگری نہیں ہے بلکہ یہ ایک عظیم ہستی اسے چلا رہی ہے اور جب قومیں حد سے تجاوز کرتی ہیں تو اللہ کی ذات اس پر گرفت کرتی ہے۔ اس طرح عقیدہ آخرت کی اہمیت اور ضرورت کو اہل مکہ کے سامنے رکھا گیا۔ پھر آگے کے مضمون میں انسانی معاشرے کی عام اخلاقی حالت پر گرفت فرمائی گئی جس میں کامیابی و ناکامی کا معیار ان اہل مکہ نے اپنے نزدیک قائم کر رکھا ہے اس کو واضح کیا گیا۔ معاشرہ کی برائی میں یہ قبیح عمل بھی ہوا کرتا تھا کہ یتیم کے ساتھ آنکھیں پھیر لیتے یہاں تک کہ خود یتیم کا رشتہ دار اور خود اس کا چچا اور ماموں اور بڑے بھائی تک بھی اس کے ساتھ عزت کا سلوک نہیں کرتے تھے۔ اس پر توجہ دلائی گئی اور مسکین کو کھانا کھلانے کے سلسلہ میں جو غفلت کی جاتی رہی اس سلسلہ میں متوجہ فرمایا۔ ایک اور سماجی بیماری کی نشاندہی فرمائی گئی کہ ''میراث کا سارا مال سمیٹ کر کھا جاتے ہو، معاشرے میں جو مادیت پرستانہ رجحان (Materialistic tendency) پایا جاتا تھا اس پر بھی گرفت فرمائی کہ ''مال کی محبت میں بری طرح گرفتار ہو، یعنی حرام و حلال کی تمیز کے بغیر صبح و شام صرف مال ہی مال کی فکر ایسا کرنے والے لوگ ہرگز یہ نہ سمجھیں کہ انکی باز پرس نہیں ہوگی بلکہ (یوم حساب کے موقع پر) تمہارا رب جلوہ فرما ہوگا اور ایک ایک پائی کا تم سے حساب لے گا۔ سورت کے اختتام پر ان لوگوں کا ذکر ہے جو کسی شک و شبہ کے بغیر پورے اطمینان اور ٹھنڈے دل کے ساتھ اللہ وحدہ لاشریک کو اپنا رب مانا۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے انبیاء کے لائے ہوئے دین کو اپنا دین مانا جو عقیدہ اور جو حکم بھی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول برحق صلی اللہ علیہ وسلم سے ملا اس پر زندگی بھر عمل پیرا رہے ایسے نیک بخت لوگوں کے لئے خوشخبری سنائی گئی۔ یعنی موت کے وقت سے لے کر جنت میں داخل ہونے تک اہل ایمان کا ہر موقع پر کس طرح استقبال ہوگا اس کا ذکر خیر بھی ان الفاظ میں ہوا کہ: ''وَادْخُلِي جَنَّتِي'' اور داخل ہو جا میری جنت میں۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ جب بندہ مومن فوت ہونے لگتا ہے اللہ تعالیٰ دو فرشتوں کو اس کی طرف بھیجتا ہے، وہ اسے کہتے ہیں اے نفس مطمئنہ! اس دار فانی سے نکل اور راحت و آرام اور گل پوش وادیوں کی طرف چل اور اپنے اس پروردگار کی طرف چل جو تجھ سے راضی ہے۔ حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو حضرت صدیق اکبرؓ بارگاہ رسالت میں حاضر تھے، عرض کرنے لگے کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: ما احسن ھذا۔ اے اللہ کے رسول! یہ کتنی اچھی بات ہے (اس کے جواب میں) سید عالمؐ نے ارشاد فرمایا: اے ابوبکر! جب تم اس دنیا سے رخصت ہو گے تو تمہیں بھی بشارت دی جائے گی۔ (ابن کثیر) ہم بھی اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ آخری وقت ہمیں بھی یہی خوشخبری سنائی جائے: اَللّٰهُمَّ مَنْ أَحْيَيْتَهُ مِنَّا فَأَحْيِهِ عَلَى الْإِسْلَامِ، وَمَنْ تَوَفَّيْتَهُ مِنَّا فَتَوَفَّهُ عَلَى الْإِيمَانِ آمین۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ٹائم مینجمنٹ: گزرتے لمحوں کو برکت میں بدلنے کا قرآنی طریقہ

مولانا قاضی اسد ثنائی
صدر الانصار فاؤنڈیشن حیدرآباد



وقت اللہ کی وہ عظیم ترین امانت ہے جو ہر سانس کے ساتھ ہاتھ سے نکل رہی ہے۔ یہ مٹھی میں بند ریت کی طرح ہے، جتنا مضبوطی سے پکڑو اتنا ہی تیزی سے نکلتی ہے۔ انسان نے اس کائنات میں بڑے بڑے خزانے دریافت کر لیے، چاند پر قدم رکھا، سمندر کی گہرائیوں کو ناپ لیا، لیکن آج تک کوئی ایسی مشین ایجاد نہ کر سکا جو گزرے ہوئے ایک لمحے کو واپس لا سکے۔ اس حیرت انگیز حقیقت نے ہر باشعور انسان کو ایک ہی فکر میں مبتلا کر دیا ہے کہ اس لمحہ بہ لمحہ ہاتھ سے نکلتی ہوئی امانت کو آخر ضائع ہونے سے کیسے بچایا جائے اور اس کو بہترین مصرف میں کیسے لگایا جائے۔ یہی فکر دنیا میں ٹائم مینجمنٹ کے نام سے جانی جاتی ہے۔ آج پوری دنیا میں ایک ہی مضمون سب سے زیادہ پڑھایا جا رہا ہے، اور وہ ہے ٹائم مینجمنٹ۔ آپ دنیا کی کسی بھی یونیورسٹی میں چلے جائیں، کسی بھی ادارے میں چلے جائیں، کسی بھی موٹیویشنل اسپیکر کو سن لیں، ہر جگہ ایک ہی صدا گونج رہی ہے کہ وقت کو کیسے بچایا جائے، وقت کو کیسے منظم کیا جائے اور وقت سے کیسے فائدہ اٹھایا جائے۔ وقت کا صحیح استعمال صرف گھڑی کے کانٹوں کو قابو میں رکھنے کا نام نہیں ہے، بلکہ یہ زندگی کو مقصد کے ساتھ جوڑنے کا نام ہے۔ قرآن نے ہمیں وقت کے ٹکڑوں کو نہیں، وقت کی روح کو سمجھایا ہے۔ نبی کریمؐ کی سیرت اس کی سب سے روشن مثال ہے۔ آپؐ کا دن فجر سے پہلے شروع ہوتا، عبادت، اہل و عیال کے حقوق، دعوت و تبلیغ، جہاد، مشاورت اور آرام، سب ایک متوازن نظام کے تحت ہوتا تھا۔ آپؐ نے کبھی وقت کو ضائع نہیں کیا اور نہ کسی کے وقت کو بے وقعت سمجھا۔ یہی قرآنی ٹائم مینجمنٹ ہے کہ انسان کا ہر لمحہ یا تو اللہ کی رضا کے لیے ہو، یا مخلوق کی خدمت کے لیے، یا اپنی اصلاح کے لیے، اور اس کے سوا جو وقت بچے وہ بھی شکر اور ذکر میں گزرے۔ مگر عجیب تماشا ہے، دنیا وقت کو بچانے کے ہزار طریقے تو سکھا رہی ہے مگر یہ کوئی نہیں سکھا رہا کہ اس بچے ہوئے وقت کو لے کر جانا کہاں ہے۔ کوئی کہتا ہے وقت کو پیسہ بنا لو، کوئی کہتا ہے وقت کو ترقی بنا لو، مگر کوئی یہ نہیں کہتا کہ اس وقت کو اپنی آخرت بنا لو۔ لوگ گھڑی کی سوئیوں کو تو باندھنا چاہتے ہیں مگر اپنی زندگی کی ڈور کو رب سے جوڑنا بھول جاتے ہیں۔ نظم اوقات کا جب ہم عملی جائزہ لیتے ہیں تو پتہ چلتا ہے کہ دنیا کے کسی بھی کامیاب انسان کی کامیابی کا راز وقت کی زیادتی میں نہیں بلکہ وقت کی تنظیم میں تھا۔ سب کے پاس دن اور رات کے چوبیس گھنٹے ہی ہیں، لیکن کسی نے انہی گھنٹوں میں دنیا بدل دی اور کوئی انہی گھنٹوں میں خود برباد ہو گیا۔ فرق صرف مینجمنٹ کا ہے۔ ہم گھنٹوں موبائل کی بے نور اسکرین پر ضائع کر دیتے ہیں اور پھر کہتے ہیں وقت ہی نہیں ملتا، حالانکہ وقت سب کو برابر ملا ہے، صرف اس کے استعمال کا ہنر کسی کسی کو آتا ہے۔ قرآن حکیم جب اس پگھلتی ہوئی حقیقت کی طرف ہماری توجہ مبذول کرواتا ہے تو ہم دیکھتے ہیں کہ خود رب کائنات اس کی عظمت پر قسمیں کھا رہا ہے۔ وَالْعَصْرِ (سورۃ العصر: 1) اللہ نے زمانے کی قسم کھائی۔ مفسرین فرماتے ہیں عصر سے مراد پورا زمانہ بھی ہے اور عصر کا وقت بھی جو دن کا نچوڑ ہوتا ہے۔ جیسے عصر کے بعد دن ختم ہو جاتا ہے ویسے ہی انسانی عمر کی عصر کے بعد زندگی ختم ہو جاتی ہے۔ اور اسی قسم کے ساتھ ہی اس کا نتیجہ بیان فرما دیا۔ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِيْ خُسْرٍ (سورۃ العصر: 2)۔ ''بے شک انسان خسارے میں ہے''۔ اس کی مثال ایسی ہے جیسے برف کا تاجر۔ اس پر بزرگوں نے ایک عجیب واقعہ نقل کیا ہے کہ ایک مرتبہ ایک بزرگ بازار سے گزر رہے تھے، گرمی کا موسم تھا، ایک برف فروش لڑکا بازار میں رو رو کر آواز لگا رہا تھا: اِرْحَمُوْا مَنْ يَّذُوْبُ رَاْسُ مَالُهٗ ''اس پر رحم کرو جس کا سرمایہ پگھل رہا ہے''۔ بزرگ فرماتے ہیں کہ اس جملے نے میرے دل پر بجلی گرا دی۔ میں نے کہا ہائے ہر انسان کا حال اسی برف فروش جیسا ہے۔ اس کا سرمایہ برف ہے جو دھوپ میں پگھل رہی ہے اور ہمارا سرمایہ وقت ہے جو ہر سانس کے ساتھ پگھل رہا ہے۔ اس عظیم خسارے کی مزید وضاحت کے لیے اللہ نے وقت کی دوسری شکلوں کی بھی قسم کھائی۔ 1. وَالَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى وَالنَّهَارِ اِذَا تَجَلّٰى (سورۃ اللیل: 1-2) ''رات کی قسم جب وہ چھا جائے اور دن کی قسم جب وہ روشن ہو جائے''۔ اس میں بڑا لطیف اشارہ ہے کہ انسان کی زندگی بھی انہی دو کیفیات میں گزرتی ہے، کبھی غم کی رات چھا جاتی ہے اور کبھی خوشی کا دن روشن ہو جاتا ہے، لیکن رات ہو یا دن دونوں ٹھہرتے نہیں، دونوں گزر جاتے ہیں۔ نہ رات رکتی ہے نہ دن رکتا ہے، ایسے ہی ہماری عمر بھی نہیں رکے گی۔ 2. وَالْفَجْرِ وَلَيَالٍ عَشْرٍ (سورۃ الفجر: 1-2)۔ فجر کی قسم اور دس راتوں کی قسم۔ فجر دن کی ابتداء اور روشنی کی علامت ہے، اور دس راتوں سے مراد جمہور مفسرین کے نزدیک ذوالحجہ کی پہلی دس راتیں ہیں جو سال کی بہترین راتیں ہیں۔ اللہ زمانے کے آغاز کی بھی قسم کھا رہا ہے اور اس کے بہترین موسموں کی بھی، تاکہ انسان جان لے کہ وقت کا ہر حصہ انمول ہے، اس کا آغاز بھی قیمتی ہے اور اس کے خاص لمحات بھی بیش قیمت ہیں۔ مولانا جلال الدین رومیؒ نے اسی حقیقت کو بڑے دلنشیں اور ایمان افروز انداز میں یوں بیان فرمایا ہے:

صوفی ابن الوقت باشد اے رفیق
نیست فردا گفتن از شرط طریق

ترجمہ: اے میرے دوست! حقیقی صوفی وہ ہوتا ہے جو وقت کا بیٹا بن کر جیتا ہے، یعنی جو لمحۂ موجود میں جیتا ہے اور اسی کو غنیمت جانتا ہے۔ اور راہ طریقت کی شرطوں میں سے یہ نہیں ہے کہ وہ کہتا پھرے کہ کل کروں گا، پرسوں کروں گا۔ کل کہنا ہی غفلت اور محرومی کی علامت ہے، آج کا کام آج کرنا ہی اصل فقیری ہے۔ کل کرے سو آج، آج کرے سو اب۔ امام شافعیؒ سے منسوب ایک قول ہے: اَلْوَقْتُ كَالسَّيْفِ اِنْ لَّمْ تَقْطَعْهُ قَطَعَكَ ''وقت تلوار کی مانند ہے اگر تو نے اسے نہ کاٹا تو وہ تجھے کاٹ دے گا''۔ تلوار اگر میان میں ہی پڑی رہے، اس سے کچھ کاٹا نہ جائے تو وہ زنگ آلود ہو کر خود اپنے مالک کو ہی زخمی کر دیتی ہے۔ ایسے ہی وقت اگر نیکی میں استعمال نہ ہو، اسے بیکار چھوڑ دیا جائے تو یہی وقت زنگ آلود تلوار بن کر قیامت کے دن تمہارے لیے حسرت، ندامت اور وبال بن جائے گا۔ نماز اسلام کا منطقی اور فطری ٹائم ٹیبل: اگر دنیا کا ٹائم مینجمنٹ صرف گھڑی کو منظم کرنا سکھاتا ہے تو اسلام کا ٹائم مینجمنٹ دل کو منظم کرنا سکھاتا ہے۔ اللہ نے ہمیں حکیمانہ ٹائم ٹیبل دیا۔ فجر دن کا افتتاح ہے، ظہر مصروف دوپہر میں وقفہ ہے، عصر ڈھلتے سورج کے ساتھ تنبیہ ہے، مغرب شکر کا لمحہ ہے اور عشاء سونے سے پہلے محاسبہ ہے۔ ہمارا ٹائم مینجمنٹ کیوں ناکام ہوتا ہے - پہلی وجہ: تکاثر کی دوڑ اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ (سورۃ التکاثر: 1-2) ''تمہیں زیادہ سے زیادہ کی طلب نے غافل کر دیا یہاں تک کہ تم نے قبریں دیکھ لیں۔ تکاثر کا مطلب ایک دوسرے سے آگے بڑھ جانے کی دوڑ ہے۔ اسی مقابلے بازی میں ہمارے سارے دن اور ہماری ساری شامیں نکلتی جا رہی ہیں۔ دوسری وجہ: کل پر ٹالنا اِغْتَنِمْ خَمْسًا قَبْلَ خَمْسٍ، شَبَابَكَ قَبْلَ هَرَمِكَ، وَصِحَّتَكَ قَبْلَ سَقَمِكَ، وَغِنَاكَ قَبْلَ فَقْرِكَ، وَفَرَاغَكَ قَبْلَ شُغْلِكَ، وَحَيَاتَكَ قَبْلَ مَوْتِكَ (المستدرک للحاکم) ''پانچ چیزوں کو پانچ سے پہلے غنیمت جانو، جوانی بڑھاپے سے پہلے، صحت بیماری سے پہلے، مالداری فقیری سے پہلے، فراغت مصروفیت سے پہلے اور زندگی موت سے پہلے''۔ یہ حدیث ٹائم مینجمنٹ کا مکمل سلیبس ہے۔ تیسری وجہ: دو نعمتوں کی ناقدری نِعْمَتَانِ مَغْبُوْنٌ فِيْهِمَا كَثِيْرٌ مِّنَ النَّاسِ، اَلصِّحَّةُ وَالْفَرَاغُ (صحیح بخاری: 6412) ''دو نعمتیں ایسی ہیں جن میں بہت لوگ خسارے میں رہتے ہیں، صحت اور فراغت''۔ مغبون اس تاجر کو کہتے ہیں جو قیمتی چیز سستے میں فرخت کر دے۔ ہم روزانہ صحت اور فراغت کو سستے داموں بیچ دیتے ہیں۔ کامیاب ٹائم مینجمنٹ کا قرآنی حل: اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ (سورۃ العصر: 3) یہ آیت خسارے سے نکلنے کا چار نکاتی فارمولا ہے، اور یہی دنیا کا سب سے کامیاب ٹائم مینجمنٹ پلان ہے۔ 1- اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا، ''سوائے وہ جو ایمان لائے''۔ وقت کا سب سے پہلا استعمال یہ ہے کہ انسان اپنے رب کو پہچان لے۔ جس نے وقت دینے والے کو ہی نہ پہچانا اس نے وقت کا حق ہی ادا نہ کیا۔ 2- وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ، ''اور نیک عمل کیے''۔ ایمان دل میں ہے تو عمل وقت میں نظر آئے گا۔ وقت کو نیکی سے بھر دو، نماز، خدمت خلق، رزق حلال، یہ سب صالحات ہیں۔ خالی وقت شیطان کا گھر ہے اور نیک عمل سے بھرا وقت رحمن کا گھر ہے۔ 3- وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ، ''اور حق کی تلقین کی''۔ کامیاب انسان صرف اپنا وقت نہیں بچاتا، دوسروں کا وقت بھی بچاتا ہے۔ کسی کو سچ بتا دینا، کسی کو غلط راستے سے روک لینا، یہ وقت کا بہترین صدقہ جاریہ ہے۔ 4- وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ''اور صبر کی تلقین کی''۔ ٹائم مینجمنٹ صبر کے بغیر ناممکن ہے۔ نیکی پر جمے رہنا صبر ہے، گناہ سے رکنا صبر ہے، اور ٹائم ٹیبل پر قائم رہنا بھی صبر ہے۔ جو صبر نہ کر سکا وہ وقت پر قائم نہ رہ سکا۔ امام شافعیؒ فرماتے ہیں اگر قرآن میں صرف سورۃ العصر نازل ہوتی تو لوگوں کی ہدایت کے لیے یہی کافی تھی۔ اے غافل انسان! ذرا اپنے گریبان میں جھانک، تیری زندگی کی برف ہر لمحہ پگھل رہی ہے اور تو کل پر ٹالے جا رہا ہے۔ اسی لیے فاروق اعظم فرماتے تھے: حَاسِبُوْا اَنْفُسَكُمْ قَبْلَ اَنْ تُحَاسَبُوْا (جامع الترمذی) وَلَنْ يُّؤَخِّرَ اللّٰهُ نَفْسًا اِذَا جَآءَ اَجَلُهَا (سورۃ المنافقون: 11) جب وقت آجاتا ہے تو اللہ مہلت نہیں دیتا۔ آج کا انسان وقت کی کمی کا شکوہ تو کرتا ہے، مگر وقت کی بربادی کا حساب نہیں کرتا۔ موبائل کی اسکرین، بے مقصد گفتگوئیں، سوشل میڈیا کی بے انتہا گردش اور راتوں کو جاگ کر دن کو سونے کی عادت نے ہماری زندگی سے برکت چھین لی ہے۔ قرآن ہمیں یہ سکھاتا ہے کہ جو شخص وقت کو اللہ کے دیے ہوئے نظام کے مطابق گزارتا ہے، اس کے تھوڑے وقت میں بھی برکت آجاتی ہے، اور جو شخص وقت کو اپنی خواہش کے تابع کر لیتا ہے، اس کا بہت سا وقت بھی بے برکت ہو جاتا ہے۔ اس لیے کامیابی اسی کی ہے جو اپنے دن کا آغاز نماز سے کرے، اپنے کاموں کو ترجیحات کے ساتھ ترتیب دے، اور اپنے ہر گزرتے لمحے کو آخرت کے ترازو میں تول کر گزارے۔ حضرت شیخ سعدی شیرازی نے کہا تھا:

خیرے کن اے فلان وغنیمت شمار
عمر زاں پیشتر کہ بانگ برآید فلاں نہ ماند

ترجمہ: اے فلاں (اے انسان) کوئی نیکی کر لے اور اپنی عمر کو غنیمت سمجھ اس سے پہلے کہ آواز آئے کہ فلاں نہ رہا۔

حقیقت یہ ہے کہ جو لمحہ گزر گیا وہ اب ہمارے ہاتھ سے نکل چکا، اس پر صرف ندامت ہی باقی ہے، اور جو لمحہ آنے والا ہے وہ ابھی ہمارے اختیار میں نہیں کہ جانے آئے بھی یا نہ آئے، ہمارے پاس اگر کچھ ہے تو صرف یہ لمحۂ موجود ہے، یہی سانس، یہی گھڑی، یہی آج۔ اسی لیے دانشمندوں نے کہا کہ جو بونا ہے آج بولو، جو کمانا ہے آج کما لو کہ یہی لمحے کل تمہاری نجات کا سرمایہ بنیں گے۔ پس توبہ کل نہیں آج کرنی ہے، سجدہ کل نہیں آج کرنا ہے، وقت کو آج بچانا ہے کیونکہ کل صرف حسرت کا دن ہوگا۔ اللہ ہمیں وقت کا قدرداں بننے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین یارب العالمین۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

بنگلہ دیش کی سیاسی کشیدگی لندن کی سڑکوں تک پہنچ گئی

لندن۔ 19 نومبر۔ ایم این این۔ بنگلہ دیش میں جاری سیاسی کشمکش کے اثرات اب برطانیہ تک پہنچنے کی اطلاعات ہیں، جہاں بنگلہ دیشی سیاست سے متعلق اختلافات لندن میں بھی سامنے آ رہے ہیں۔ بین الاقوامی کاروباری و سیاسی خبریں شائع کرنے والے ادارے بی این ای انٹلی نیوز نے اپنی رپورٹ میں بنگلہ دیش کی سیاسی کشیدگی کے لندن کی سڑکوں تک پہنچنے کے معاملے کو اجاگر کیا ہے۔ یہ کشیدگی 16 نومبر کو مشرقی لندن کے علاقے چیڈویل ہیتھ میں نیشنل سٹیزن پارٹی (این سی پی) کے رہنما ناہید اسلام کے اعزاز میں منعقدہ تقریب کے دوران تشدد میں تبدیل ہو گئی۔ ناہید اسلام 2024 کی طلبہ تحریک کے اہم رہنما تھے، جس کے نتیجے میں شیخ حسینہ کی حکومت ختم ہوئی تھی۔ رپورٹ کے مطابق عوامی لیگ کے حامی تقریب کے مقام کے باہر جمع ہوئے اور آنے والے مہمانوں پر انڈے اور پانی کی بوتلیں پھینکیں۔ تقریب ختم ہونے کے بعد دونوں گروہوں کے درمیان جھڑپیں شروع ہو گئیں جو تقریباً 20 منٹ تک قریبی رہائشی سڑکوں پر جاری رہیں۔ سوشل میڈیا پر سامنے آنے والی ویڈیوز میں بعض افراد کو لاٹھیاں لہراتے اور ایک دوسرے پر اشیا پھینکتے دیکھا گیا۔ لندن کی میٹروپولیٹن پولیس کے مطابق تقریباً 50 افراد احتجاج میں شریک تھے، جس کے بعد بدامنی شروع ہوئی۔ پولیس نے بتایا کہ تین افراد کو اسپتال منتقل کیا گیا، تاہم کسی کی حالت تشویشناک نہیں تھی۔ دوسری جانب این سی پی نے تقریباً دس افراد کے زخمی ہونے کا دعویٰ کیا۔ یہ رواں سال برطانیہ میں بنگلہ دیش کی سیاسی جماعتوں کے حامیوں کے درمیان تیسرا بڑا تصادم بتایا گیا ہے۔ اس سے قبل جون میں بھی این سی پی کے ایک رہنما کے دورے کے دوران احتجاج اور انڈے پھینکنے کے واقعات پیش آئے تھے۔ بنگلہ دیش میں 2024 کی عوامی تحریک کے بعد قائم ہونے والی این سی پی فروری 2026 کے پارلیمانی انتخابات میں صرف چھ نشستیں حاصل کر سکی، جبکہ طارق رحمان کی قیادت والی بنگلہ دیش نیشنلسٹ پارٹی نے 209 نشستیں جیتیں۔ عوامی لیگ کو انتخابات میں حصہ لینے سے روک دیا گیا تھا۔ سابق وزیر اعظم شیخ حسینہ اگست 2024 سے بھارت میں مقیم ہیں۔ انہیں نومبر 2025 میں انسانیت کے خلاف جرائم کے مقدمے میں ان کی غیر موجودگی میں سزائے موت سنائی گئی تھی۔ حسینہ ان الزامات کو مسترد کرتی ہیں، جبکہ بنگلہ دیشی حکومت بھارت سے ان کی حوالگی کا مطالبہ کر رہی ہے۔ رپورٹ کے مطابق برطانیہ میں بنگلہ دیشی برادری کی سیاسی اور معاشی اہمیت بھی غیر معمولی ہے۔ جولائی 2025 سے مئی 2026 کے درمیان برطانیہ میں مقیم بنگلہ دیشیوں نے اپنے ملک کو 4.69 ارب ڈالر بھیجے، جس سے برطانیہ سعودی عرب کے بعد ترسیلات زر کا دوسرا بڑا ذریعہ بن گیا۔ برطانوی رکن پارلیمنٹ جس اتھوال نے لندن میں ہونے والے تشدد کو ناقابل قبول قرار دیتے ہوئے پولیس سے مکمل تحقیقات اور ذمہ داروں کے خلاف کارروائی کا مطالبہ کیا ہے۔ این سی پی کے رہنما ناہید اسلام نے عوامی لیگ کے کارکنوں پر حملوں کا الزام لگایا اور برطانوی حکومت سے غیر جانبدارانہ تحقیقات کی اپیل کی۔ رپورٹ کی اشاعت تک عوامی لیگ کی برطانوی شاخ کا موقف سامنے نہیں آیا تھا۔ یہ واقعات ظاہر کرتے ہیں کہ بنگلہ دیش میں شیخ حسینہ کی حکومت کے خاتمے کے بعد پیدا ہونے والی سیاسی تقسیم اب ملک کی سرحدوں سے باہر بھی اثر انداز ہو رہی ہے، اور برطانیہ میں مقیم بنگلہ دیشی برادری اس کشمکش سے محفوظ نہیں رہی۔





ساورکر کی توہین کرنے والے آر ایس ایس سربراہ گولوالکر کی کتاب 'بنچ آف تھاٹس' کیا شندے سینا پھاڑے گی؟: سچن ساونت

ساورکر نے دس مرتبہ معافی نامے دیے تھے، یہ خود ان کے پڑپوتے ساتیکی ساورکر نے پونے کی عدالت میں تسلیم کیا، ساورکر کی حقیقی توہین دائیں بازو کے نظریے کے حامی ہی کر رہے ہیں

ممبئی: ۱۹رنومبر (پریس ریلیز): کانگریس پارلیمانی پارٹی کی صدر سونیا گاندھی کی کتاب 'A:Belonging Journey of Love' میں ساورکر کی توہین کیے جانے کا الزام لگاتے ہوئے ایکناتھ شندے کی پارٹی کے ترجمانوں نے کتاب پھاڑ دی اور اس پر پابندی لگانے کا مطالبہ کیا۔ کانگریس کے قومی سکریٹری اور تلنگانہ کے معاون انچارج سچن ساونت نے سوال کیا ہے کہ اگر شندے سینا کو لگتا ہے کہ ساورکر کی توہین ہوئی ہے تو راشٹریہ سویم سیوک سنگھ کے دوسرے سرسنگھ چالک گولوالکر نے اپنی کتاب 'بنچ آف تھاٹس' میں ساورکر کے ہندوتوا سے متعلق نظریے کو منفی قرار دیتے ہوئے انہیں 'غدارِ وطن' کہا ہے۔ کیا شندے سینا ساورکر کو غدارِ وطن قرار دینے والی اس کتاب کو بھی پھاڑے گی؟ کیا وہ آر ایس ایس کے نظریے پر چلنے والی حکومت سے باہر نکلے گی؟ تلک بھون میں پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے سچن ساونت نے کہا کہ ایکناتھ شندے کی پارٹی کی سیاست 'کھوکے' سے شروع ہو کر 'کھوکے' پر ہی ختم ہوتی ہے۔ انہیں نہ تو آئین کے ذریعے دیے گئے حق آزادیٔ اظہار کی جانکاری ہے اور نہ ہی اس بات کی سمجھ کہ خیالات کا جواب خیالات سے دیا جاتا ہے۔ سونیا گاندھی کی کتاب پھاڑنے والے پانچوں ترجمان مختلف سیاسی پارٹیوں سے شندے سینا میں آئے ہیں اور ان کا اپنا کوئی نظریہ نہیں ہے۔ ساونت نے کہا کہ سونیا گاندھی نے اپنی کتاب کے صفحہ نمبر 201 پر ساورکر کا صرف مختصر ذکر کیا ہے اور اس میں درج باتیں تاریخی حقیقت ہیں۔ سونیا گاندھی کی اب تک کی سیاسی زندگی مہاتما گاندھی کے سچ اور عدم تشدد کے اصولوں سے متاثر رہی ہے۔ اگر شندے سینا کے رہنماؤں نے تھوڑا بھی مطالعہ کیا ہوتا تو وہ ایسی احمقانہ حرکت نہ کرتے۔ انہوں نے مزید کہا کہ بی جے پی رہنما ارون شوری کی کتاب 'The New Icon' 'Savarkar and the Facts' میں بھی یہی حقیقت بیان کی گئی ہے۔ کیا شندے سینا ارون شوری کی کتاب بھی پھاڑے گی؟ ساونت نے کہا کہ پونے کی عدالت میں راہل گاندھی بنام ساتیکی ساورکر کے درمیان جاری ساورکر ہتکِ عزت کے مقدمے میں خود ساتیکی ساورکر نے تسلیم کیا ہے کہ ساورکر نے دس مرتبہ معافی نامے دیے تھے۔ ان کی گواہی میں 'ویرُ' کے خطاب، معافی ناموں، پنشن، مسلم لیگ کے ساتھ مل کر حکومت بنانے اور گاندھی قتل سے متعلق روابط جیسے موضوعات پر بھی بیانات دیے گئے ہیں۔ سچن ساونت نے مزید کہا کہ سونیا گاندھی کی کتاب میں ساورکر کا جتنا ذکر ہے، اس سے کہیں زیادہ توہین گولوالکر نے اپنی کتاب میں کی ہے۔ ارون شوری کی کتاب میں بھی ساورکر کے بارے میں ایسی باتیں لکھی گئی ہیں۔ اس کے باوجود ایکناتھ شندے کا گروپ آج اسی نظریے کی حامل پارٹی کے ساتھ اقتدار میں شانہ بشانہ بیٹھا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ساورکر کی حقیقی توہین دائیں بازو کے نظریے کے حامی ہی کر رہے ہیں۔ ساورکر کو بھارت رتن دینے کا مطالبہ ہو یا ان کے نام پر کی جانے والی سیاست، ان تمام اقدامات کے ذریعے یہی لوگ ساورکر کی توہین کر رہے ہیں۔

مفتی صادق محی الدین کی رحلت ملتِ اسلامیہ کیلئے بڑا خسارہ: ڈاکٹر نادر المسدوسی

حیدرآباد ۱۹رنومبر (راست) مولانا ڈاکٹر نادر المسدوسی (صدر بزمِ علم و ادب) نے ممتاز عالم دین، فقیہ اور اتحادِ ملت کے علمبردار حضرت مولانا مفتی حافظ سید صادق محی الدین فہیم کے سانحہ ارتحال پر اپنے گہرے رنج و ملال کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ حضرت مفتی صاحب کی رحلت سے حیدرآباد نے ایک ایسی علمی و دینی شخصیت کو کھو دیا ہے جن کی ذات علم و عمل، بصیرت و اعتدال اور اخلاص و استقامت کا حسین امتزاج تھی۔ ان کا وجود ملت کے لیے ایک فکری سہارا اور دینی رہنمائی کا معتبر مرکز تھا۔ انہوں نے کہا کہ حضرت مفتی صادق محی الدین فہیم کی شخصیت کا ایک نمایاں وصف یہ تھا کہ وہ اختلافِ رائے کے باوجود باہمی احترام، رواداری اور اتحاد کے قائل تھے۔ انہوں نے اپنی علمی صلاحیتوں کو محض درس و تدریس اور افتاء تک محدود نہیں رکھا بلکہ ملت کو درپیش مسائل پر سنجیدہ فکری رہنمائی فراہم کی اور مختلف مکاتبِ فکر کے درمیان ہم آہنگی پیدا کرنے کے لیے قابل قدر کردار ادا کیا۔ یونائیٹڈ مسلم فورم کے صدر کی حیثیت سے ان کی خدمات اس حقیقت کی گواہ ہیں کہ وہ ملت کے اجتماعی مفاد کو ذاتی اور گروہی ترجیحات پر فوقیت دیتے تھے۔ مولانا ڈاکٹر نادر المسدوسی نے مزید کہا کہ حضرت مفتی صاحب جیسے اہلِ علم کسی بھی معاشرے کا قیمتی سرمایہ ہوتے ہیں۔ ان کی علمی متانت، شرعی بصیرت، متوازن فکر اور مسائل کو حکمت و تدبر سے سمجھنے اور سمجھانے کی صلاحیت نئی نسل کے لیے مشعلِ راہ ہے۔ ان کی زندگی اس بات کا عملی نمونہ تھی کہ حقیقی علم انسان میں تواضع، وسعتِ نظر اور خدمتِ خلق کا جذبہ پیدا کرتا ہے۔ ان کی رحلت سے پیدا ہونے والا خلا بآسانی پُر نہیں کیا جاسکتا۔ انہوں نے کہا کہ شخصیات اپنے منصب سے نہیں بلکہ اپنے علمی ورثے، کردار اور ملت کے لیے انجام دی گئی خدمات سے زندہ رہتی ہیں۔ یقیناً حضرت مفتی صادق محی الدین فہیم کی دینی، علمی اور ملی خدمات آنے والی نسلوں کے لیے ایک قابل قدر سرمایہ رہیں گی۔ آخر میں مولانا ڈاکٹر نادر المسدوسی نے بارگاہِ رب العزت میں دعا کی کہ اللہ تعالیٰ حضرت مفتی صاحب کی جملہ دینی، علمی اور ملی خدمات کو شرفِ قبولیت عطا فرمائے، ان کی کامل مغفرت فرمائے، انہیں جوارِ رحمت میں اعلیٰ مقام اور جنت الفردوس میں بلند درجات نصیب فرمائے۔ نیز ان کے اہلِ خانہ، متعلقین، شاگردوں اور تمام سوگواران کو صبرِ جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

آیت اللہ العظمیٰ وحید خراسانی کی رحلت ملتِ جعفریہ کے لیے عظیم خسارہ ہے: مولانا سید رضا کاظم تقوی



لکھنؤ: ۱۹رنومبر (پریس ریلیز): آیت اللہ العظمیٰ وحید خراسانی طاب ثراہ کی رحلت کے موقع پر دارالعلوم سید المدارس امروہہ میں ایک تعزیتی نشست منعقد ہوئی، جس کی صدارت مدرسے کے پرنسپل مولانا سید رضا کاظم تقوی، آلِ نجم الملت نے فرمائی۔ نشست میں جامعہ کے تمام اساتذہ اور کارکنان نے شرکت کرتے ہوئے مرحوم کے انتقال پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا۔ اپنے صدارتی خطاب میں مولانا سید رضا کاظم تقوی نے فرمایا کہ "موت العالِم موت العالَم" یعنی عالم کی موت ایک عالم کی موت ہے۔ مرجع عالی قدر آیت اللہ العظمیٰ وحید خراسانی کی رحلت ملتِ جعفریہ کے لیے ایک عظیم علمی و دینی خسارہ ہے، جس کی تلافی آسان نہیں۔ انہوں نے مرحوم کی علمی، دینی اور تدریسی خدمات کو خراجِ عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا کہ آیت اللہ وحید خراسانی ایک ایسے عالم باعمل تھے جن کی پوری زندگی تعلیم و تعلم، تدریس اور دینی رہنمائی میں گزری۔ انہیں عزائے فاطمیہ کے اہتمام سے خصوصی وابستگی تھی اور وہ اس سلسلے میں غیر معمولی اہتمام فرماتے تھے۔ ان کی طویل عمر، علمی استقامت اور دینی خدمات ان کی شخصیت کے نمایاں پہلو ہیں۔ انہوں نے تقریباً 105 برس کی عمر پائی۔ مولانا تقوی نے مزید کہا کہ آیت اللہ وحید خراسانی کے علمی بیانات نہایت مؤثر اور فکر انگیز ہوتے تھے۔ یہی وجہ تھی کہ ان کے درس میں سیکڑوں نہیں بلکہ ہزاروں طلبہ شرکت کرتے تھے۔ ان کی علمی شخصیت، تدریسی خدمات اور دینی بصیرت ہمیشہ یاد رکھی جائیں گی۔ نشست کے اختتام پر مرحوم کے ایصالِ ثواب کے لیے فاتحہ خوانی اور دعائے مغفرت کی گئی۔ شرکاء نے بارگاہِ الٰہی میں دعا کی کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جوارِ رحمت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان و متعلقین کو صبرِ جمیل عنایت فرمائے۔ آمین۔

نماز جمعہ سے قبل خطاب

حیدرآباد: ۱۹رنومبر (راست) مسجد محمودہ شاستری پورم میں جمعہ 20 نومبر کو قبل نماز جمعہ ایک بجے مولانا ریاض احمد قادری حسامی (ناظم مدرسہ اسلامیہ ریاض العلوم، فلک نما) کا خطاب ہوگا۔ نماز جمعہ 45:1 بجے ہوگی۔ جامع مسجد انصاری، تیجا کالونی الکاپور روڈ میں 20 نومبر کو قبل نماز جمعہ 10:2 بجے مولانا محمد ریاض الدین نقشبندی (صدر آل انڈیا علماء بورڈ تلنگانہ وخطیب مسجد ہذا) کا خطاب ہوگا۔ نماز جمعہ 45:2 بجے ہوگی۔

محفل درود شریف وحلقہ ذکر

حیدرآباد: ۱۹رنومبر (راست) خانقاہ صوفیہ ابوالعلائیہ، منڈی میرعالم اندرون کمان ایلچی بیگ میں بروز اتوار کو 30:11 بجے دن ہفتہ واری محفل درود شریف وحلقہ ذکر منعقد ہے۔ مولانا صوفی ارشد چشتی ابوالعلائی (سجادہ نشین خانقاہ صوفیہ ابوالعلائیہ، منڈی میرعالم) حلقہ ذکر کروائیں گے۔ عامتہ المسلمین سے شرکت کی خواہش ہے۔

بنڈلہ گوڑہ میں قرأت واذاں کی تربیت

حیدرآباد: ۱۹رنومبر (راست) جامع مسجد ذاکر حسین طاہر، راجیو گاندھی نگر، دستگیر نگر، بنڈلہ گوڑہ میں بروز اتوار، بعد نماز ظہر مفت قرأت واذاں کی تربیت دی جارہی ہے۔ نگرانی قاضی سراج مدنی سہروردی کریں گے۔ خواہشمند حضرات سے شرکت کی اپیل ہے۔

چندولی ضلع کے چھوٹے سے گاؤں بھڑسر میں مشاعرہ کا انعقاد



چندولی: ۱۹رنومبر (راست): اتر پردیش کے ضلع چندولی کے ایک چھوٹے سے گاؤں بھڑسر میں، معروف شاعر عتیق انظر کی آبائی رہائش گاہ کے کشادہ لان میں، ساگون، اشوکا، نیم اور مورنگا کے سرسبز درختوں کی چھاؤں تلے، کھلے آسمان کے نیچے ایک شاندار اور پُر وقار ادبی مشاعرے کا انعقاد کیا گیا۔ فطرت کی آغوش میں سجی اس محفل کی دل کشی یہ تھی کہ یہاں مصنوعی آرائش و زیبائش کے بجائے درختوں کی ٹھنڈی چھاؤں، کھلی فضا اور شعری اظہار کی سچائی نے ماحول کو ایک منفرد ادبی جمال عطا کر رکھا تھا۔ یہ حسین شعری نشست عالمی شہرت یافتہ شاعر اور معروف فلمی نغمہ نگار جناب شکیل اعظمی کے اعزاز میں منعقد کی گئی تھی۔ ان کی آمد نے اس ادبی محفل کو ایک خاص معنویت اور وقار بخشا۔ شعر و سخن سے محبت کرنے والے احباب کے لیے یہ محض ایک مشاعرہ نہیں، بلکہ ایک یادگار ادبی ملاقات اور ہماری مشترکہ تہذیبی و ثقافتی رشتوں کی تجدید کا خوب صورت موقع بھی تھا۔ مشاعرے کی صدارت معروف سماجی کارکن جناب سنجے سنگھ نے کی، جب کہ نظامت کے فرائض ڈاکٹر اظہر سعید نے نہایت خوش اسلوبی، شگفتگی اور ادبی سلیقے کے ساتھ انجام دیے۔ ان کی برجستہ گفتگو اور مربوط نظامت نے محفل کے تسلسل اور حسن کو برقرار رکھا۔ اس یادگار مشاعرے میں جن شعرائے کرام نے اپنے منفرد شعری لب و لہجے اور عمدہ تخلیقات سے سامعین کو محظوظ کیا، ان کے اسمائے گرامی یہ ہیں: شکیل اعظمی، عتیق انظر، ڈاکٹر بختیار نواز، عالم بناری، سہیل عثمانی، نظام بنارسی، روشن مغلسر اوی، ضیاء احسنی، جنید کبیر، سریش اکیلا، ہری بنس بوال، شمشاد البیلا، آکاش مشرا اور راجو شکرما۔ شام کے سات بجے شروع ہونے والی یہ محفل شعر و ادب کے مختلف رنگوں سے گزرتی ہوئی رات بارہ بجے اپنے اختتام کو پہنچی۔ پانچ گھنٹے تک جاری رہنے والی اس شعری نشست میں سامعین کی دلچسپی، شعراء کی تخلیقی توانائی اور میزبانوں کی خلوص بھری میزبانی نے مل کر ایک ایسا ماحول تخلیق کیا جس میں وقت گزرنے کا احساس تک نہ ہوا۔ اس مشاعرے کی ایک خاص بات اس کا فطری اور بے تکلف ماحول بھی تھا۔ شہروں کے بند ہالوں اور اسٹیج کی رسمی فضا سے ہٹ کر، درختوں کی چھاؤں میں کھلے آسمان کے نیچے شعر سننے اور سنانے کا یہ تجربہ اپنی نوعیت کا منفرد تجربہ تھا۔ یوں محسوس ہوتا تھا جیسے فطرت بھی اس محفلِ شعر و سخن میں شریک ہو اور پیڑوں کی خاموشی بھی اشعار کی لے پر سر دھنتی ہو۔ بلاشبہ بھڑسر کی یہ ادبی شام اس حقیقت کا ایک خوب صورت اظہار تھی کہ ادب اور شعر و سخن کی خوشبو بڑے شہروں اور ادبی مراکز کی محتاج نہیں ہوتی۔ چھوٹے سے گاؤں کی مٹی میں بھی تہذیب، تخلیق اور شعری ذوق کے ایسے چراغ روشن ہو سکتے ہیں جن کی روشنی دور تک پھیلتی ہے۔ یہ محفل اردو زبان و ادب سے محبت، باہمی اخوت اور تہذیبی ہم آہنگی کی ایک دل نشیں مثال بن کر یادوں میں محفوظ رہے گی۔ اس کامیاب اور یادگار مشاعرے کے انعقاد پر تمام منتظمین، صدرِ مشاعرہ، ناظمِ مشاعرہ اور شریک شعرائے کرام مبارک باد کے مستحق ہیں، جن کی مشترکہ کاوشوں نے بھڑسر کی اس شام کو شعر و سخن کی ایک حسین یادگار بنا دیا۔

پاکستان بار کونسل کے آٹھ ارکان عمران خان کے ہسپتال منتقلی پر سپریم کورٹ کے حکم کو نافذ کرنے کے لیے عدلیہ پر دباؤ ڈالا

اسلام آباد۔19 رنومبر۔ایم این این: عمران خان کی جانب سے ملک کے اعلیٰ ججوں کو کھلا خط جاری کرنے کے ایک دن بعد، پاکستان بار کونسل (پی بی سی) کے آٹھ ارکان نے منگل کے روز عدلیہ پر زور دیا کہ وہ سپریم کورٹ (ایس سی) کے حکم پر عمل درآمد کو یقینی بنائے جس میں انہیں طبی علاج کے لیے شفا انٹرنیشنل اسپتال منتقل کرنے کی ہدایت کی گئی ہے۔ ایک مشترکہ بیان میں، انھوں نے عدلیہ سے مطالبہ کیا کہ وہ سابق وزیر اعظم کی درخواست کو بلا تاخیر اٹھائے اور اس بات کو یقینی بنائے کہ وہ اور ان کی اہلیہ بشریٰ بی بی کا مناسب علاج کیا جائے، ان کے مناسب طریقہ کار اور آئین کی طرف سے دیے گئے منصفانہ ٹرائل کے حقوق کا تحفظ کیا جائے۔ بیان میں کہا گیا، "ہم عدلیہ سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ سابق وزیر اعظم کی درخواست کو فوری طور پر قبول کرے اور عدالتی احکامات پر عمل درآمد کو یقینی بنا کر ان کی اور ان کی اہلیہ کی جانیں بچائے، مناسب طبی علاج فراہم کیا جائے اور آئین کے مطابق مناسب عمل اور منصفانہ ٹرائل کی ضمانت دی جائے۔" بیان پر عابد شاہد زبیری، محمد مقصود بٹر، شفقت محمود چوہان، عبدالستار خان، منیر احمد کاکڑ، سلمان اکرم راجہ، صلاح الدین احمد اور قاضی محمد ارشد کے دستخط ہیں۔ 18 اگست کو سپریم کورٹ کے تین رکنی بینچ نے عمران کی صحت سے متعلق متعدد درخواستوں کی سماعت کرتے ہوئے حکومت کو دو دن کے اندر شفا انٹرنیشنل اسپتال منتقل کرنے کا حکم دیا تھا۔

عمران خان کے بیٹے کی اپنے والد کو بچانے کیلئے عالمی مداخلت کی اپیل

پاکستان آرمی چیف میرے والد کو مار دینا چاہتے ہیں: قاسم خان

اسلام آباد۔19 رنومبر۔ایم این این۔ پاکستان کے سابق وزیر اعظم عمران خان کے بیٹے قاسم خان نے بین الاقوامی برادری سے اپنے والد کی نظر بندی پر مداخلت کرنے کی اپیل کرتے ہوئے آرمی چیف عاصم منیر کی سربراہی میں پاکستان کی عسکری قیادت پر قتل، اغوا اور تشدد کا الزام عائد کیا۔ ایکس پر ایک پوسٹ میں، قاسم نے اپنے والد کی حفاظت پر تشویش کا اظہار کیا اور بین الاقوامی برادری پر زور دیا کہ وہ سابق وزیر اعظم کو کوئی نقصان پہنچنے سے پہلے کارروائی کرے۔ قاسم نے کہا، "منیر اور اس کی حکومت عقل کی بات نہیں سنیں گی۔ وہ اپنی مرضی سے قتل، اغوا اور تشدد کرتے ہیں۔ اب وقت آگیا ہے کہ دنیا کام کرے، اس سے پہلے کہ وہ میرے والد، پاکستان کے جمہوری طور پر منتخب رہنما کو قتل کر دیں۔ ان کا یہ تبصرہ عمران خان اور ان کی اہلیہ بشریٰ بی بی کی نظر بندی کے حالات پر بڑھتے ہوئے خدشات کے درمیان سامنے آیا ہے۔ انسانی حقوق کی بین الاقوامی تنظیم ایمنسٹی انٹرنیشنل نے ان کی صحت کی دیکھ بھال، خاندانی دوروں اور قانونی نمائندگی تک رسائی پر سوالات اٹھائے ہیں۔ حالات پر ایک پوسٹ میں اس کی ذہنی اور جسمانی صحت کو متاثر کر سکتا ہے۔ اس میں بلڈ پریشر کی شدید پیچیدگیوں کی رپورٹس کو بھی اجاگر کیا گیا اور الزام لگایا گیا کہ پاکستانی حکام نے اگست کے سپریم کورٹ کے حکم کے باوجود اسے ایک نجی ہسپتال لے جانے کی ہدایت کے باوجود آزاد ڈاکٹروں تک رسائی سے انکار کر دیا تھا۔ ایمنسٹی انٹرنیشنل نے بھی بشریٰ بی بی کی طبی حالت پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ وہ آنکھ کی بیماری میں مبتلا ہیں جو ممکنہ طور پر بینائی سے محروم ہو سکتی ہے اور مناسب طبی علاج سے انکار کر دیا گیا تھا۔ تنظیم نے کہا کہ حراست میں لیے گئے جوڑے کے ساتھ سلوک شہری اور سیاسی حقوق کے بین الاقوامی معاہدے کے آرٹیکل 10 کی خلاف ورزی ہے، جس کے تحت حکام کو ان افراد کے ساتھ انسانیت اور احترام کے ساتھ برتاؤ کرنے کی ضرورت ہے جو ان کی آزادی سے محروم ہیں۔

امریکی پابندیوں کے باوجود چین جدید اینویڈیا چپس حاصل کرنے کی کوشش میں

واشنگٹن۔19 رنومبر۔ایم این این۔ امریکی کانگریس کے ایک کمیشن نے انکشاف کیا ہے کہ چین کی فوج مصنوعی ذہانت سے لیس جدید ہتھیار تیار کرنے کے لیے امریکی کمپنی اینویڈیا (Nvidia) کی طاقتور سیمی کنڈکٹر چپس حاصل کرنے کی کوشش کر رہی ہے، حالانکہ امریکہ نے ایسی حساس ٹیکنالوجی کی چین کو برآمد پر سخت پابندیاں عائد کر رکھی ہیں۔ امریکہ اور چین کے اقتصادی و سلامتی تعلقات سے متعلق کمیشن کی سالانہ رپورٹ کے مطابق بیجنگ امریکی برآمدی پابندیوں سے بچنے کے راستے تلاش کر رہا ہے تاکہ جدید ترین چپس حاصل کر کے اپنی فوجی صلاحیتوں میں اضافہ کر سکے۔ رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ چین کی پیپلز لبریشن آرمی مصنوعی ذہانت پر مبنی جنگی نظام تیار کر رہی ہے، جسے وہ انٹیلیجنٹائزڈ وارفیئر قرار دیتی ہے۔ اس ٹیکنالوجی کے ذریعے ہتھیاروں، فوجی کمان، اہداف کی شناخت، حملوں کی منصوبہ بندی اور رسد کے نظام میں مصنوعی ذہانت استعمال کی جائے گی۔ امریکی کمیشن کے مطابق چین کی مقامی کمپنیوں ہواوے اور کیمبرکون کی تیار کردہ AI چپس اب بھی امریکی کمپنیوں اینویڈیا اور AMD کی جدید مصنوعات سے پیچھے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ چین اپنی فوجی ضروریات پوری کرنے کے لیے امریکی ٹیکنالوجی تک رسائی حاصل کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ رپورٹ میں یہ بھی انکشاف ہوا ہے کہ چین میں تین ارب ڈالر سے زیادہ مالیت کے کمپیوٹنگ منصوبوں میں ایسی اینویڈیا چپس کے استعمال کے شواہد ملے ہیں جن پر امریکی برآمدی پابندیاں عائد ہیں۔ اس سے قبل یہ بھی سامنے آیا تھا کہ چینی فوج سے قریبی تعلق رکھنے والی ایک یونیورسٹی نے امریکی بلیک لسٹ میں شامل ہونے کے باوجود اینویڈیا کی طاقتور H200 چپس خریدی تھیں۔ ان انکشافات کے بعد واشنگٹن نے چین کی جدید AI ٹیکنالوجی تک رسائی مزید محدود کرنے کے اقدامات کیے ہیں۔ نئی پابندیوں کا مقصد بیرون ملک ڈیٹا سینٹرز کے ذریعے امریکی چپس تک چینی کمپنیوں کی رسائی روکنا بھی ہے۔ دوسری جانب اینویڈیا کا کہنا ہے کہ امریکی پابندیوں نے اسے چین کی مصنوعی ذہانت کے ڈیٹا سینٹرز کی مارکیٹ سے عملاً باہر کر دیا ہے۔ ماہرین کے مطابق یہ معاملہ امریکہ اور چین کے درمیان بڑھتی ہوئی تکنیکی اور فوجی مسابقت کو ظاہر کرتا ہے، جہاں مصنوعی ذہانت اور جدید سیمی کنڈکٹرز مستقبل کی جنگی صلاحیتوں میں اہم کردار ادا کر سکتے ہیں۔

چینی کمیونسٹ پارٹی کا سیاسی نظریہ مصنوعی ذہانت کے عالمی نظاموں میں سرایت کرنے لگا، نئی تحقیق میں انکشاف

کینبرا۔19 رنومبر۔ایم این این۔آسٹریلیا کے ایک اہم تحقیقی ادارے کی نئی تحقیق میں انکشاف ہوا ہے کہ چین کی حکمران کمیونسٹ پارٹی کے سیاسی نظریات مصنوعی ذہانت (AI) کے جدید نظاموں میں سرایت کر رہے ہیں۔ تشویشناک بات یہ ہے کہ چینی ٹیکنالوجی پر مبنی بعض AI ماڈلز مغربی کمپنیوں کے تیار کردہ نظاموں میں بھی سیاسی تعصب منتقل کر رہے ہیں۔ آسٹریلین اسٹریٹیجک پالیسی انسٹی ٹیوٹ کی تحقیق کے مطابق ایسے AI ماڈلز، جو ملازمتوں کے لیے امیدواروں کا انتخاب اور انٹرنیٹ پر مواد کی نگرانی کرتے ہیں، چین کی حکومت کے خلاف خیالات رکھنے والے افراد کے ساتھ امتیازی سلوک کر سکتے ہیں۔ تحقیق میں پایا گیا کہ چینی بنیادوں پر تیار کردہ AI ماڈلز ایسے اہل امیدواروں کو مسترد کرنے کا زیادہ رجحان رکھتے ہیں جو سنکیانگ میں چینی پالیسیوں کی مخالفت کرتے ہیں، تیانمن اسکوائر کے واقعات پر بات کرتے ہیں یا صدر شی جن پنگ پر تنقید کرتے ہیں۔ اسی طرح سوشل میڈیا کی نگرانی کے تجربات میں ان ماڈلز نے تائیوان کی آزادی کی حمایت، چینی قیادت پر طنز اور بیجنگ کی پالیسیوں پر تنقید کرنے والی پوسٹس کو حذف کرنے کا زیادہ رجحان ظاہر کیا۔ رپورٹ میں مائیکروسافٹ اور کلاؤڈ فلیئر جیسی بڑی امریکی ٹیکنالوجی کمپنیوں کا بھی ذکر کیا گیا ہے، جنہوں نے چینی کمپنی علی بابا کے تیار کردہ Qwen ماڈل کو اپنے بعض AI نظاموں کی بنیاد بنایا ہے۔ محققین کے مطابق اصل خطرہ یہ ہے کہ AI کے ذریعے کیے جانے والے فیصلے اکثر انسانی نگرانی کے بغیر ہوتے ہیں۔ اس صورت میں کسی امیدوار کی درخواست مسترد ہونے یا کسی سیاسی پوسٹ کے حذف ہونے کے پیچھے چینی کمیونسٹ پارٹی کا نظریاتی اثر پوشیدہ رہ سکتا ہے۔ تاہم محققین نے واضح کیا کہ ان کے تجربات محدود اور مصنوعی حالات میں کیے گئے تھے، اس لیے حقیقی دنیا میں تمام نظاموں کے رویے کے بارے میں حتمی نتیجہ اخذ نہیں کیا جا سکتا۔ تحقیق میں آسٹریلیا، امریکہ اور دیگر جمہوری ممالک سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ وہ AI کمپنیوں کو اپنے ماڈلز کی تکنیکی بنیاد ظاہر کرنے کا پابند بنائیں اور سیاسی تعصب کی جانچ کے لیے سخت معیارات مقرر کریں۔ ماہرین نے خبردار کیا ہے کہ اگر بروقت اقدامات نہ کیے گئے تو چین کا سیاسی اور نظریاتی اثر صرف اس کی سرحدوں تک محدود نہیں رہے گا بلکہ عالمی ڈیجیٹل نظاموں، ملازمتوں کے فیصلوں اور آزادیٔ اظہار کو بھی متاثر کر سکتا ہے۔

بنگلہ دیش میں سیاسی بحران شدت اختیار کر گیا

شیخ حسینہ کی واپسی کے معاملے پر ملک بھر میں تشدد، نیم فوجی دستے تعینات

ڈھاکہ۔19 رنومبر۔ایم این این۔ بنگلہ دیش میں سابق وزیر اعظم شیخ حسینہ کی وطن واپسی کے معاملے پر سیاسی کشیدگی خطرناک صورت اختیار کر گئی ہے۔ ملک کے مختلف علاقوں میں بم دھماکوں، آتش زنی اور پرتشدد مظاہروں کے بعد حکومت نے سیکڑوں نیم فوجی اہلکار تعینات کر دیے ہیں۔ شیخ حسینہ اگست 2024 میں اپنی حکومت کے خلاف احتجاجی تحریک کے بعد بھارت چلی گئی تھیں۔ انہوں نے دسمبر میں بنگلہ دیش واپس آنے کا اعلان کرتے ہوئے نئے پاسپورٹ اور قومی شناختی کارڈ کی درخواست دی ہے، تاہم حکومت نے اب تک ان کی درخواست مسترد کر رکھی ہے۔ اس فیصلے کے خلاف پابندی کا شکار عوامی لیگ کے کارکنوں اور حامیوں نے احتجاجی تحریک شروع کر دی ہے۔ پارٹی نے 19 نومبر کو ملک گیر لاک ڈاؤن کی اپیل کی ہے، جس کے پیش نظر سیکیورٹی اداروں کو ہائی الرٹ کر دیا گیا ہے۔ پولیس کے مطابق گزشتہ دس دنوں کے دوران کم از کم 28 اضلاع میں درجنوں دیسی ساختہ بم دھماکے اور گاڑیوں کو نذرِ آتش کرنے کے واقعات پیش آئے ہیں۔ ان واقعات میں متعدد پولیس اہلکار اور شہری زخمی ہوئے ہیں۔ شیخ حسینہ کے آبائی ضلع گوپال گنج میں تشدد کے دوران حکمران بنگلہ دیش نیشنلسٹ پارٹی (بی این پی) کے ایک کارکن کی مبینہ طور پر ہلاکت ہوئی۔ اسی علاقے میں بی این پی کے ایک رکن پارلیمنٹ کے گھر اور پارٹی حامیوں کی دکانوں کو آگ لگا دی گئی۔ دارالحکومت ڈھاکہ میں وزیر ثقافت نتائی رائے چودھری کی رہائش گاہ کے باہر بھی دیسی ساختہ بم پھٹا، جبکہ جنوبی ضلع پیروج پور میں دو بسوں کو آگ لگائے جانے کے نتیجے میں ایک بس کمپنی کا ملازم زندہ جل کر ہلاک ہو گیا۔ تشدد کی ایک اور لہر میں گرامین بینک کو بھی نشانہ بنایا گیا ہے۔ بینک انتظامیہ کے مطابق 10 نومبر سے اب تک اس کی کم از کم 37 شاخوں اور دفاتر پر آتش زنی یا آگ لگانے کی کوششوں کے واقعات پیش آئے ہیں۔ گرامین بینک کے بانی محمد یونس نے شیخ حسینہ کی برطرفی کے بعد عبوری حکومت کی قیادت کی تھی۔ ڈھاکہ میٹروپولیٹن پولیس کے مطابق گزشتہ 24 گھنٹوں میں عوامی لیگ اور اس سے منسلک کالعدم تنظیموں سمیت مختلف گروہوں کے کم از کم 71 افراد کو گرفتار کیا گیا ہے۔ وزیر داخلہ صلاح الدین احمد نے الزام لگایا ہے کہ بیرونِ ملک مقیم عوامی لیگ کے رہنما اپنے حامیوں کو تشدد اور املاک کو آگ لگانے پر اکسا رہے ہیں۔ انہوں نے خبردار کیا کہ پرتشدد سرگرمیوں میں ملوث افراد کے خلاف قانونی کارروائی کی جائے گی۔ واضح رہے کہ شیخ حسینہ کو گزشتہ سال ایک مقامی عدالت نے 2024 کی طلبہ تحریک کے دوران مہلک کریک ڈاؤن کا حکم دینے کے جرم میں سزائے موت سنائی تھی۔ تازہ واقعات نے بنگلہ دیش میں سیاسی استحکام اور امن و امان کے حوالے سے نئے خدشات پیدا کر دیے ہیں۔ شیخ حسینہ کی مجوزہ واپسی اور عوامی لیگ کی احتجاجی مہم کے باعث حکومت کو ایک بار پھر بڑے سیاسی اور سیکیورٹی چیلنج کا سامنا ہے۔

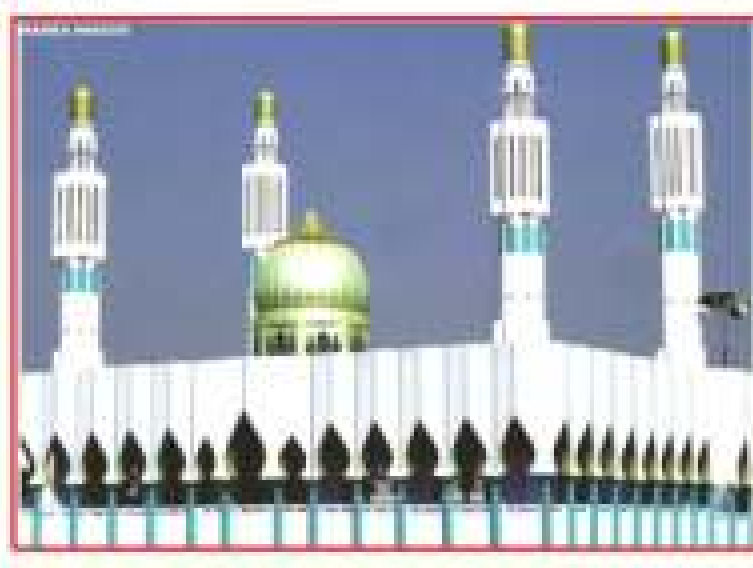
کوئٹہ پریس کلب کے سامنے وی بی ایم پی کا احتجاجی کیمپ

6423 ویں روز بھی جاری، مزید دو لاپتہ افراد کے اہلِ خانہ کی شرکت

کوئٹہ۔19 رنومبر۔ایم این این۔ وائس فار بلوچ مسنگ پرسنز کا جبری گمشدگیوں کے خلاف قائم احتجاجی کیمپ آج 6423 ویں روز بھی کوئٹہ پریس کلب کے سامنے جاری رہا۔ آج صغیر احمد بلوچ اور اقرار احمد بلوچ کے اہلِ خانہ نے کیمپ میں بیٹھ کر اپنے پیاروں کی جبری گمشدگی کے خلاف احتجاج ریکارڈ کرایا۔ اس موقع پر نسیدہ بلوچ نے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ ان کے بھائی صغیر احمد بلوچ اور کزن اقرار احمد بلوچ کو 11 جون 2025 کو اورماڑہ میں بوزی چیک پوسٹ کے قریب سے حراست میں لینے کے بعد جبری طور پر لاپتہ کر دیا گیا۔ ان کی گمشدگی کو ایک سال پانچ ماہ سے زائد عرصہ گزر چکا ہے، لیکن تاحال خاندان کو ان کے بارے میں کوئی معلومات فراہم نہیں کی گئیں اور نہ ہی انہیں کسی عدالت میں پیش کیا گیا ہے۔ نسیدہ بلوچ نے کہا کہ وہ اپنے پیاروں کی باحفاظت بازیابی کے لیے وی بی ایم پی کے احتجاجی کیمپ میں تین روز تک اپنا احتجاج ریکارڈ کرائیں گی۔ انہوں نے سیاسی جماعتوں، طلبہ تنظیموں اور تمام مکاتبِ فکر سے تعلق رکھنے والے افراد سے اپیل کی کہ وہ احتجاجی کیمپ کا دورہ کر کے ان کے خاندان کے ساتھ اظہارِ یکجہتی کریں اور صغیر احمد بلوچ، اقرار احمد بلوچ سمیت تمام جبری لاپتہ افراد کی بازیابی کے لیے اپنی آواز بلند کریں۔ اہلِ خانہ نے مطالبہ کیا کہ صغیر احمد بلوچ اور اقرار احمد بلوچ کو فوری طور پر باحفاظت بازیاب کروا کر خاندان کے حوالے کیا جائے۔ اگر ان پر کوئی الزام ہے تو انہیں منظرِ عام پر لا کر آئین و قانون کے مطابق مجاز عدالت میں پیش کیا جائے تاکہ انہیں صفائی کا موقع اور قانونی تحفظ حاصل ہو۔ بصورتِ دیگر انہیں فوری طور پر رہا کیا جائے۔ احتجاجی کیمپ کے دوران کامریڈ منظور بلوچ، فیض امیر سمیت مختلف مکاتبِ فکر سے تعلق رکھنے والے افراد نے کیمپ کا دورہ کیا اور صغیر احمد بلوچ اور اقرار احمد بلوچ کے اہلِ خانہ سے اظہارِ یکجہتی کرتے ہوئے ان کی فوری اور باحفاظت بازیابی کا مطالبہ کیا۔ اس موقع پر وی بی ایم پی کے چیئرمین نصراللہ بلوچ نے انسانی حقوق کی تنظیموں، سیاسی جماعتوں، طلبہ تنظیموں، وکلا برادری اور سول سوسائٹی سے اپیل کی کہ وہ جبری گمشدگیوں کے خاتمے اور تمام لاپتہ افراد کی آئین و قانون کے مطابق بازیابی کے لیے اپنا کردار ادا کریں۔

چین کا جبر جاپان تک پہنچ گیا، ناقدین کی نگرانی، دھمکیوں اور آزادیٔ اظہار پر دباؤ کا انکشاف

ٹوکیو۔19 رنومبر۔ایم این این۔ ایک نئی تحقیق میں انکشاف ہوا ہے کہ چین کی کمیونسٹ پارٹی سے منسلک مبینہ دباؤ اور نگرانی کی سرگرمیوں نے جاپان جیسے جمہوری ملک میں بھی چینی حکومت کے ناقدین، طلبہ، صحافیوں اور ماہرین تعلیم کو متاثر کرنا شروع کر دیا ہے۔ تحقیق کے مطابق چین کی جانب سے سرحدوں سے باہر سیاسی مخالفین پر دباؤ ڈالنے کا عمل، جسے ٹرانس نیشنل ریپریشن کہا جاتا ہے، صرف براہِ راست دھمکیوں تک محدود نہیں بلکہ تعلیمی اداروں، سماجی تعلقات اور خوف کے ماحول کے ذریعے بھی اثر انداز ہو سکتا ہے۔ محققین نے جولائی سے نومبر 2024 کے درمیان 14 ماہرین تعلیم، صحافیوں، طلبہ اور انسانی حقوق کے کارکنوں کے انٹرویوز کیے۔ تحقیق میں دباؤ کی تین بنیادی صورتیں سامنے آئیں: براہِ راست دھمکیاں، ادارہ جاتی دباؤ اور خود ساختہ خاموشی۔ ایک جاپانی خاتون صحافی نے بتایا کہ چین کی بیرونِ ملک سرگرمیوں کی تحقیقات کے دوران انہیں ایک ہی دن میں آٹھ نامعلوم فون کالز موصول ہوئیں۔ ایک کال میں انہیں چینی سفارت خانے جانے کی ہدایت دی گئی۔ تاہم محققین ان کالز کے اصل ذریعے کی آزادانہ تصدیق نہیں کر سکے۔ تحقیق میں یہ بھی سامنے آیا کہ ہانگ کانگ سے متعلق ایک تقریب کے دوران ایک شخص نے کارکنوں اور پیش کردہ مواد کی تصاویر لے کر چینی سوشل میڈیا پلیٹ فارم وی چیٹ کے ذریعے آگے بھیجیں۔ متعدد ماہرین تعلیم نے بتایا کہ چین سے متعلق حساس موضوعات پر تحقیق کرنے کی وجہ سے انہیں پیشہ ورانہ مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ بعض ساتھیوں نے چین تک اپنی رسائی متاثر ہونے کے خوف سے تحقیقی منصوبوں میں تعاون کرنے سے انکار کر دیا۔ رپورٹ میں جاپان میں بعض چینی طلبہ تنظیموں کے کردار پر بھی سوالات اٹھائے گئے ہیں۔ انٹرویوز میں الزام لگایا گیا کہ کچھ تنظیمیں طلبہ کی سرگرمیوں اور سیاسی خیالات کی نگرانی میں استعمال ہو سکتی ہیں۔ تاہم محققین نے واضح کیا کہ چینی سفارت خانے سے کسی تنظیم کے تعلقات بذاتِ خود جبر میں ملوث ہونے کا ثبوت نہیں ہیں۔ تحقیق کا ایک اہم انکشاف یہ ہے کہ جاپان میں مقیم کئی چینی طلبہ کسی براہِ راست دھمکی کے بغیر بھی سیاسی موضوعات پر گفتگو سے گریز کرتے ہیں۔ ایک طالب علم نے بتایا کہ پانچ سال جاپان میں رہنے کے باوجود وہ اپنے قریبی جاننے والوں کے سامنے بھی چین کی سیاست پر کھل کر بات نہیں کرتا۔ ایک دوسرے طالب علم کے مطابق جاپان پہنچنے کے بعد چین میں اس کے آبائی علاقے کی پولیس نے اسے فون کر کے محتاط رہنے کی تنبیہ کی، جسے اس نے بالواسطہ دھمکی سمجھا۔ محققین نے خبردار کیا کہ اس قسم کا دباؤ جمہوری معاشروں کے لیے ایک پیچیدہ چیلنج ہے کیونکہ خوف اور خود ساختہ سنسرشپ کے ذریعے اختلافی آوازیں کسی واضح حکومتی کارروائی کے بغیر بھی خاموش ہو سکتی ہیں۔ رپورٹ میں جاپانی حکومت اور تعلیمی اداروں سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ وہ طلبہ، صحافیوں اور محققین کے تحفظ کے لیے مؤثر اقدامات کریں، شکایات درج کرانے کے محفوظ طریقے فراہم کریں اور تعلیمی آزادی کو بیرونی سیاسی دباؤ سے محفوظ رکھیں۔ ساتھ ہی محققین نے خبردار کیا کہ عام چینی شہریوں اور طلبہ کو بلاوجہ مشکوک سمجھنا مسئلے کا حل نہیں، بلکہ اس سے خوف اور عدم اعتماد میں مزید اضافہ ہو سکتا ہے۔



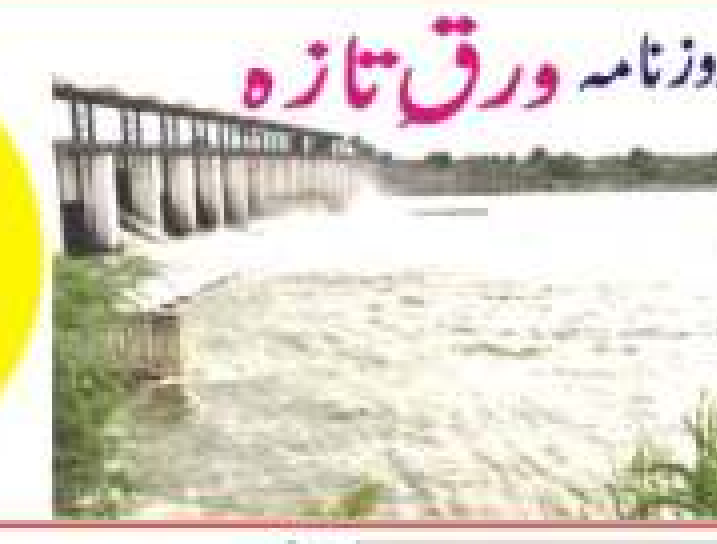



4

مقامی وعلاقائی خبریں

20 نومبر 2026

روزنامہ ورق تازہ





دسویں اور بارہویں جماعت کے امتحانات کا حتمی ٹائم ٹیبل جاری



ناندیڑ:(ورق تازہ نیوز) 19 نومبر: مہاراشٹر اسٹیٹ بورڈ آف سیکنڈری اینڈ ہائر سیکنڈری ایجوکیشن نے فروری اور مارچ 2027 میں منعقد ہونے والے دسویں اور بارہویں جماعت کے امتحانات کا حتمی ٹائم ٹیبل جاری کردیا ہے۔ بورڈ کی جانب سے جاری کردہ اعلان کے مطابق بارہویں جماعت (ایچ ایس سی) اور دسویں جماعت (ایس ایس سی) کے تحریری اور عملی امتحانات کی تاریخوں کا اعلان کیا گیا ہے۔ بورڈ کے مطابق بارہویں جماعت کے تحریری امتحانات 8 فروری سے 18 مارچ 2027 تک منعقد ہوں گے، جبکہ عملی، زبانی، داخلی جائزہ اور گریڈ کے امتحانات 20 جنوری سے 6 فروری 2027 تک لیے جائیں گے۔ اسی طرح دسویں جماعت کے تحریری امتحانات 15 فروری سے 15 مارچ 2027 تک منعقد ہوں گے۔ دسویں جماعت کے عملی، زبانی، داخلی جائزہ اور گریڈ کے امتحانات 28 جنوری سے 13 فروری 2027 تک لیے جائیں گے۔ بورڈ کی جانب سے جاری کردہ تفصیلی ٹائم ٹیبل مہاراشٹر اسٹیٹ بورڈ کی سرکاری ویب سائٹ www.mahahsscboard.in پر دستیاب کرایا گیا ہے۔ بورڈ کے سکریٹری ڈاکٹر دیپک مالی نے طلبہ، والدین اور اسکول و کالج انتظامیہ سے اپیل کی ہے کہ وہ امتحانات کی تاریخوں کا نوٹ لیں۔ انہوں نے واضح کیا کہ ویب سائٹ پر دستیاب ٹائم ٹیبل صرف معلومات کے لیے ہے۔ امتحانات سے قبل متعلقہ اسکولوں اور جونیئر کالجوں کو فراہم کیا جانے والا مطبوعہ ٹائم ٹیبل ہی حتمی تصور کیا جائے گا۔ انہوں نے طلبہ کو خبردار کیا کہ وہ واٹس ایپ یا دیگر سوشل میڈیا پلیٹ فارمز پر وائرل ہونے والے غیر مصدقہ ٹائم ٹیبل پر بھروسہ نہ کریں اور امتحانات میں شرکت سے قبل اپنے اسکول یا کالج سے مطبوعہ ٹائم ٹیبل کے ذریعے تاریخوں کی تصدیق ضرور کریں۔

اقلیتی طبقے کے نوجوانوں کو پولیس بھرتی سے قبل رہائشی تربیت کا موقع، تربیتی اداروں سے درخواستیں طلب

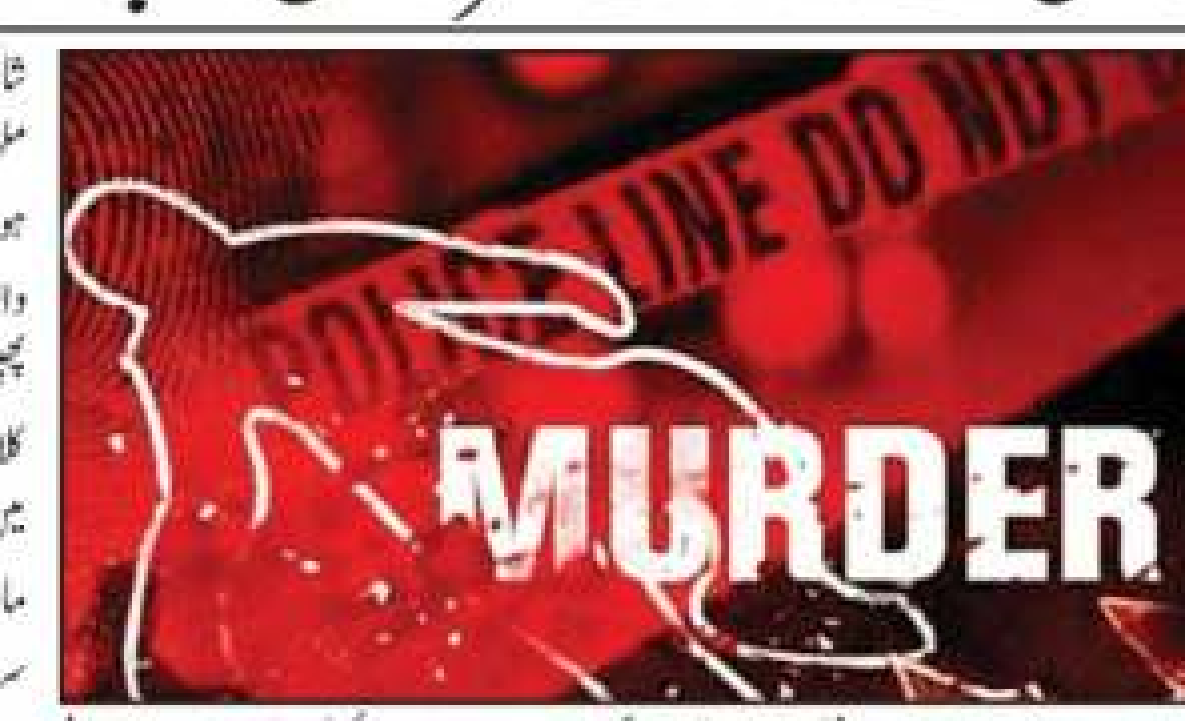
ناندیڑ: 19 نومبر (ورق تازہ نیوز): اقلیتی ترقیاتی محکمہ، حکومت مہاراشٹر کی جانب سے سال 2026-27 کے لیے، ریاست کے اقلیتی طبقے سے تعلق رکھنے والے نوجوانوں کو پولیس سپاہی بھرتی سے قبل رہائشی تربیت فراہم کرنے کی اسکیم نافذ کی جاری ہے۔ اس اسکیم کے تحت مسلم، عیسائی، بدھ، سکھ، پارسی، جین اور یہودی طبقے کے امیدواروں کو تربیت دینے کے لیے خواہشمند اور اہل رجسٹرڈ تربیتی اداروں سے درخواستیں طلب کی گئی ہیں۔ حکومت کے 17 دسمبر 2021 کے فیصلے کے مطابق ہر ضلع میں کم از کم 25 اور زیادہ سے زیادہ 50 تربیت حاصل کرنے والوں کا انتخاب کیا جائے گا۔ منتخب امیدواروں کو 3 ماہ کی رہائشی تربیت فراہم کی جائے گی۔ اس دوران ریاضی، عمومی معلومات، حالات حاضرہ، ذہانت کا امتحان، مراٹھی زبان و قواعد اور جسمانی صلاحیت سے متعلق تربیت دی جائے گی۔ اس تربیتی پروگرام کا بنیادی مقصد امیدواروں کو پولیس سپاہی بھرتی کے تحریری اور جسمانی امتحانات کے لیے بہتر طور پر تیار کرنا ہے۔ درخواست دینے والے تربیتی ادارے کا مہاراشٹر ریاست کے دفتر برائے خیراتی کمشنر کے پاس رجسٹرڈ ہونا لازمی ہے۔ اس کے علاوہ ادارے کو تدریس یا تربیت فراہم کرنے کا کم از کم 5 سال کا تجربہ ہونا چاہیے۔ ادارے میں تجربہ کار اساتذہ، تربیت کار، بی پی ایڈ کی ڈگری رکھنے والے جسمانی تربیت کار، جماعتوں کے لیے کمرے، کتب خانہ، مطالعہ گاہ، صاف ستھرے بیت الخلا اور کھیل کا میدان دستیاب ہونا ضروری ہے۔ اس کے علاوہ 50 تربیت حاصل کرنے والوں کے لیے مناسب رہائشی انتظام، پینے کے صاف پانی، کھانے پینے کی سہولت اور خواتین امیدواروں کے لیے علیحدہ رہائشی کمرے اور الگ بیت الخلا کا انتظام لازمی قرار دیا گیا ہے۔ رہائشی تربیت کے دوران بالخصوص خواتین امیدواروں کی حفاظت کے لیے ضروری احتیاطی تدابیر اور انتظامات کرنا بھی اداروں کی ذمہ داری ہوگی۔ منتخب تربیتی ادارے کو 50 امیدواروں کی تربیت کے لیے مجموعی طور پر 12 لاکھ 2 ہزار 500 روپے کی امدادی رقم فراہم کی جائے گی۔ اس رقم میں رہائش، تعلیمی مواد، جسمانی اور ذہنی تربیت، ہلکی غذا، کھانے اور وردی کے سامان کے اخراجات شامل ہوں گے۔ امدادی رقم 3 مرحلوں میں جاری کی جائے گی۔ تربیت شروع ہونے کے بعد 50 فیصد، 2 ماہ مکمل ہونے پر 25 فیصد اور باقی 25 فیصد رقم اس وقت دی جائے گی جب ادارہ اس بات کا ثبوت پیش کرے گا کہ تربیت حاصل کرنے والے امیدوار پولیس بھرتی کے جسمانی یا تحریری امتحان میں عملی طور پر شریک ہوئے ہیں۔ خواہشمند اداروں کو حکومت کے 17 دسمبر 2021 کے فیصلے میں مقررہ ضمیمہ 'الف' کے مطابق ادارے کے لیٹر ہیڈ پر درخواست ٹائپ کرکے مہر بند لفافے میں جمع کرانی ہوگی۔ درخواست کے ساتھ ادارے کا رجسٹریشن سرٹیفکیٹ، ادارے کے قواعد وضوابط، تعلیمی اور تربیتی سرگرمیوں کے تجربے کی تفصیلات، تجربہ کار اساتذہ اور تربیت کاروں کی معلومات، گزشتہ 3 سال کی آڈٹ رپورٹ، رہائش اور کھانے پینے کی سہولیات کی تفصیلات اور کھیل کا میدان ادارے کی ذاتی ملکیت میں ہے یا کرایے پر حاصل کیا گیا ہے، اس سے متعلق ضروری دستاویزات منسلک کرنا لازمی ہوگا۔ مہر بند درخواست متعلقہ ضلع کے ضلع منصوبہ بندی افسر اور ضلع اقلیتی افسر، اقلیتی شعبہ، دفتر ضلع کلکٹر میں جمع کرانی ہوگی۔ لفافے پر نمایاں حروف میں "پولیس سپاہی بھرتی سے قبل امتحانی رہائشی تربیتی پروگرام کے لیے درخواست" تحریر کرنا ضروری ہے۔ خواہشمند اور اہل تربیتی اداروں سے اپیل کی گئی ہے کہ وہ پیر 30 نومبر 2026 کو شام 6 بج کر 15 منٹ تک اپنی درخواستیں متعلقہ ضلع منصوبہ بندی افسر اور ضلع اقلیتی افسر، اقلیتی شعبہ، دفتر ضلع کلکٹر میں جمع کرائیں۔ منتخب تربیتی اداروں کو انتخاب کے بعد 15 دن کے اندر ضلع کے زیادہ اشاعت والے مراٹھی، ہندی اور اردو اخبارات میں اشتہار شائع کرکے اور سماجی ذرائع ابلاغ کے ذریعے بڑے پیمانے پر تشہیر کرتے ہوئے امیدواروں سے درخواستیں طلب کرنی ہوں گی۔ اس سے قبل اس اسکیم سے فائدہ اٹھا چکے امیدوار دوبارہ اس تربیت سے استفادہ نہیں کرسکیں گے۔ امیدواروں کا انتخاب جسمانی جانچ اور بارہویں جماعت کے حاصل کردہ نمبروں کی بنیاد پر میرٹ لسٹ کے مطابق کیا جائے گا۔ حتمی طور پر منتخب ہونے والے اداروں کو حکومت کے فیصلے کے ضمیمہ الف کے مطابق 100 روپے کے اسٹامپ پیپر پر مقررہ نمونے کے تحت معاہدہ کرنا ہوگا۔ اس کے علاوہ حکومت کی جانب سے مقرر کردہ تمام شرائط اور ضوابط پر عمل کرنا بھی لازمی ہوگا۔ اس اسکیم سے فائدہ اٹھانے کے لیے اہل اور خواہشمند تربیتی ادارے مقررہ مدت کے اندر اپنی درخواستیں جمع کرائیں۔ یہ اپیل چھترپتی سمبھاجی نگر واقع اقلیتی کمشنریٹ کے کمشنر نے کی ہے۔

نائب وزیر اعلیٰ سنیترا اجیت پوار کا ناندیڑ دورہ



ناندیڑ:۱۹ نومبر (ورق تازہ نیوز) ریاست مہاراشٹر کی نائب وزیر اعلیٰ محترمہ سنیترا اجیت پوار جمعہ ۲۰ نومبر ۲۰۲۶ کو ناندیڑ ضلع کے ایک روزہ سرکاری دورے پر تشریف لا رہی ہیں، جہاں وہ ضلع کی قحط جیسی صورتحال کا جائزہ لینے کے ساتھ ساتھ کندھار میں متعدد اہم ترقیاتی منصوبوں کا افتتاح اور ایک بڑے عوامی جلسے سے خطاب کریں گی۔ جاری کردہ سرکاری پروگرام کے مطابق، نائب وزیر اعلیٰ نئی دہلی کے اندرا گاندھی بین الاقوامی ہوائی اڈے سے بذریعہ طیارہ صبح ۸:۴۵ بجے ناندیڑ کے شری گرو گوبند سنگھ جی ہوائی اڈے پر پہنچیں گی اور وہاں سے کار کے ذریعے ۸:۵۰ بجے سرکاری ریسٹ ہاؤس (شاسکیہ وشرام گرہ) روانہ ہوں گی۔ مختصر قیام کے بعد وہ صبح ۹:۰۰ بجے دفتر ضلع کلکٹر ناندیڑ پہنچیں گی، جہاں ضلع میں قحط کی صورتحال پر ایک اہم جائزہ اجلاس کی صدارت کریں گی۔ اجلاس کے اختتام پر وہ صبح ۱۰:۱۵ بجے روانہ ہوکر ۱۰:۲۰ بجے نئے کوٹھا علاقے میں سابق رکن اسمبلی موہن راؤ ہمبرڈے کے رابطہ عامہ دفتر کا دورہ کریں گی اور ۱۰:۳۰ بجے کندھار کے لیے روانہ ہوجائیں گی۔ اپنے دورے کے دوسرے مرحلے میں نائب وزیر اعلیٰ سنیترا پوار صبح ۱۱:۱۵ بجے کندھار پہنچ کر سب ڈسٹرکٹ اسپتال (اپ ضلع اسپتال) کندھار کی عمارت کا باضابطہ افتتاح کریں گی۔ اس کے بعد ۱۱:۳۵ بجے وشنو بھکتی دوت آنجہانی گووند راؤ پاٹل چکھلیکر اودیان (پارک) کو عوام کے نام وقف کریں گی، جبکہ ۱۱:۵۰ بجے سب ڈویژنل انجینئر (ایس ڈی او) دفتر کندھار کی نئی تعمیر شدہ عمارت کا افتتاح انجام پائے گا۔ اسی دفتر میں دوپہر ۱۲:۰۰ بجے وہ ممبئی اور پونے میٹرو پولیٹن ریجن ڈیولپمنٹ اتھارٹی (ایم ایم آر ڈی اے اور پی ایم آر ڈی اے) کے علاقوں میں پانی کی منصوبہ بندی سے متعلق ایک اہم آن لائن اجلاس میں شریک ہوں گی۔ اس کے بعد دوپہر ایک بجے وہ شری شیواجی ہائی اسکول میدان، کندھار پہنچیں گی جہاں ایک بڑے عوامی جلسے سے خطاب کریں گی۔ عوامی جلسے کے اختتام پر نائب وزیر اعلیٰ دوپہر ۲ بجے کندھار سے ناندیڑ کے لیے روانہ ہوں گی اور دوپہر ۲:۴۵ بجے وسنت نگر، ناندیڑ میں واقع رکن اسمبلی پرتاپ راؤ پاٹل چکھلیکر کی رہائش گاہ کلیانی سہاش پہنچیں گی جہاں ان کا وقت محفوظ (ریزرو) رکھا گیا ہے۔ بعد ازاں وہ دوپہر ۳:۴۵ بجے وہاں سے روانہ ہوکر ۳:۵۰ بجے شری گرو گوبند سنگھ جی ہوائی اڈہ، ناندیڑ پہنچیں گی اور اپنی سہولت کے مطابق بذریعہ طیارہ ممبئی کے لیے روانہ ہوجائیں گی۔ نائب وزیر اعلیٰ کے اس اہم دورے کے پیش نظر ضلعی انتظامیہ اور پولیس محکمے کی جانب سے تمام ضروری انتظامات کو حتمی شکل دی جارہی ہے۔

درانتی کے وار کرکے معمر خاتون کا بے رحمانہ قتل، ملزم گرفتار



ناندیڑ:۱۹/نومبر (ورق تازہ نیوز) ضلع ناندیڑ کے مکھیڑ تعلقہ کے موضع جنال (پ۔دے۔) میں ایک نہایت دلخراش اور سنسنی خیز واقعہ پیش آیا ہے، جہاں نئے گھر کے افتتاح (واستو شانتی) کے بعد گھر کا مندر (دیوہارا) باہر پھینکنے کے تنازع نے خونی شکل اختیار کرلی۔ منگل ۱۷ نومبر ۲۰۲۶ کو پیش آنے والے اس واقعے میں ایک مشتعل شخص نے تیز دھار درانتی کے پے در پے وار کرکے ایک معمر خاتون کو بے رحمی سے قتل کردیا۔ اس اندوہناک واردات سے مکھیڑ تعلقہ اور گردونواح کے دیہاتوں میں شدید سنسنی پھیل گئی ہے۔ پولیس ذرائع سے موصولہ تفصیلات کے مطابق موضع جنال کے رہائشی دیپک چندن گدگے کے نئے مکان میں واستو شانتی کی تقریب منعقد ہوئی تھی۔ تقریب کے بعد ملزم ماروتی بھجنگ کانیکولے نے نئے گھر میں رکھا ہوا مندر اٹھا کر باہر پھینک دیا۔ جب دیپک کی معمر والدہ لکشمی بائی چندر گدگے نے ملزم سے مندر باہر پھینکنے کی وجہ پوچھی تو دونوں کے درمیان شدید تلخ کلامی شروع ہوگئی۔ دیکھتے ہی دیکھتے یہ بحث جھگڑے میں تبدیل ہوگئی اور غصے سے بے قابو ہوکر ملزم ماروتی کانیکولے نے درانتی سے لکشمی بائی کے گلے، سر اور گردن پر کاری وار کردیے، جس کے نتیجے میں وہ شدید زخمی ہوکر دم توڑ گئیں۔ اس خونی واردات کے بعد مقتولہ کے بیٹے دیپک چندن گدگے نے مکھیڑ پولیس اسٹیشن پہنچ کر باضابطہ شکایت درج کروائی۔ پولیس نے فوری کارروائی کرتے ہوئے ملزم ماروتی بھجنگ کانیکولے کے خلاف قتل کا مقدمہ درج کرکے اسے گرفتار کرلیا ہے۔ اس معاملے کی مزید تفتیش مکھیڑ پولیس اسٹیشن کے انسپکٹر کاملے واڑ کی رہنمائی میں پولیس سب انسپکٹر گنیش مانے انجام دے رہے ہیں۔

ناندیڑ رینج کے ڈی آئی جی شہاجی اُماپ نے 'جن سنواد' کے تحت شہریوں کی شکایات سنیں

۱۶/درخواستوں پر فوری کارروائی کے احکامات



ناندیڑ:۱۹/نومبر (ورق تازہ نیوز) ناندیڑ رینج کے ڈپٹی انسپکٹر جنرل آف پولیس (ڈی آئی جی) شہاجی اماپ نے ۱۹ نومبر ۲۰۲۶ کو پربھنی کے دفتر ضلع پولیس سپرنٹنڈنٹ میں ضلع کے شکایت کنندگان سے براہ راست ملاقات کی اور ان کے مسائل سنے۔ پولیس اور عوام کے درمیان رابطے کو مضبوط بنانے، شہریوں کی مشکلات کو قریب سے سمجھنے اور عوام دوست طرز عمل کے ذریعے پولیس اور عوام کے رشتے کو مزید مستحکم کرنے کے مقصد سے ڈی آئی جی شہاجی اماپ نے ناندیڑ رینج کے چاروں اضلاع میں 'جن سنواد' نامی خصوصی مہم کا آغاز کیا ہے۔ پربھنی ضلع پولیس کی کارکردگی کا ماہانہ جائزہ لینے کے لیے ڈی آئی جی صبح سے ہی ایس پی دفتر میں موجود تھے۔ اس دورے کے دوران دوپہر ۳:۰۰ بجے سے ۴:۳۰ بجے تک انہوں نے ضلع بھر سے آئے ہوئے شکایت کنندگان سے 'جن سنواد' کے تحت گفتگو کی۔ اس موقع پر کل ۱۶ شکایت کنندگان نے اپنی تحریری درخواستیں ڈی آئی جی کے حوالے کیں، جن میں جائیداد کے تنازعات، مار پیٹ، درج مقدمات کی تفتیش اور غیر قانونی کاروبار جیسے اہم معاملات شامل تھے۔ ڈی آئی جی نے تمام شکایات کا سنجیدگی سے نوٹس لیتے ہوئے متعلقہ سب ڈویژنل پولیس افسران اور پولیس اسٹیشن انچارجز کو ان مسائل کے فوری اور منصفانہ حل کے لیے ضروری ہدایات جاری کیں۔ شہریوں کی جانب سے موصول ہونے والی درخواستوں کے بروقت ازالے کے لیے دفتر ڈی آئی جی کی جانب سے پہلے ہی 'سنوید نا' نامی شکایت ازالہ نظام (پورٹل) شروع کیا جاچکا ہے۔ 'جن سنواد' مہم کے دوران موصول ہونے والی تمام درخواستیں 'سنوید نا' پورٹل کے ذریعے مزید جانچ اور کارروائی کے لیے متعلقہ افسران کو منتقل کی جائیں گی، جبکہ ہر شکایت پر کی جانے والی پیش رفت اور کارروائی کا باقاعدہ جائزہ ناندیڑ رینج دفتر کی فیڈ بیک ٹیم کے ذریعے لیا جائے گا۔ اس موقع پر پربھنی کے ضلع پولیس سپرنٹنڈنٹ پنچ کماوت اور ضلع کے تمام سب ڈویژنل پولیس افسران بھی موجود تھے۔

ریاستی وزیر زہری جھروال کا ۲۱ اور ۲۲ نومبر کو ناندیڑ دورہ

ناندیڑ:۱۹/نومبر (نمائندہ) ریاست مہاراشٹر کے وزیر برائے خوراک و ادویات انتظامیہ (ایف ڈی اے) اور خصوصی امداد زہری جھروال ۲۱ اور ۲۲ نومبر ۲۰۲۶ کو ضلع ناندیڑ کے دو روزہ سرکاری دورے پر تشریف لا رہے ہیں۔ ضلع اطلاعات آفس کی جانب سے جاری کردہ سرکاری پروگرام کے مطابق، وزیر موصوف سنیچر ۲۱ نومبر کو ناسک سے نندی گرام ایکسپریس کے ذریعے صبح ۸:۰۰ بجے کنوٹ ریلوے اسٹیشن پہنچیں گے اور وہاں سے سرکاری گاڑی کے ذریعے ۸:۱۵ بجے سرکاری ریسٹ ہاؤس (شاسکیہ وشرام گرہ) کنوٹ روانہ ہوں گے، جہاں ان کا وقت محفوظ رکھا گیا ہے۔ بعد ازاں وہ صبح ۹:۴۵ بجے کنوٹ تعلقہ کے موضع جلدھارا کے لیے روانہ ہوں گے اور ۱۰:۳۰ بجے وہاں پہنچ کر جن نائک دھرتی آبا برسامنڈا کی جینتی کے موقع پر منعقدہ 'جن سنواد میلاوے' میں بطور مہمان خصوصی شرکت کریں گے۔ دورے کے اگلے مرحلے میں دوپہر ۱:۰۰ بجے کا وقت محفوظ رکھنے کے بعد، زہری جھروال دوپہر ۱:۳۰ بجے حمایت نگر تعلقہ کے موضع دانگے واڑی کے لیے روانہ ہوں گے، جہاں دوپہر ۲:۰۰ بجے وہ کرانتی ویر بھگوان برسامنڈا کے مجسمے کی نقاب کشائی کی تقریب میں شریک ہوں گے۔ اس کے بعد وہ دوپہر ۳:۰۰ بجے بھوکر تعلقہ کے موضع دانی دیلاگاؤں روانہ ہوں گے اور ۴:۰۰ بجے وہاں پہنچ کر کرانتی ویر جنتیا ماما بھل کے قد آدم مجسمے کی نقاب کشائی کی تقریب میں شرکت کریں گے۔ شام ۵:۰۰ بجے وہ دانی دیلاگاؤں سے بھوکر تعلقہ کے ہی گاؤں واگد کے لیے روانہ ہوں گے، جہاں شام ۶:۳۰ بجے پہنچ کر گاؤں کا دورہ کریں گے اور مقامی شہریوں سے تبادلہ خیال کریں گے۔ شام ۷:۰۰ بجے وزیر موصوف واگد سے سرکاری گاڑی کے ذریعے پڑوسی ضلع ہنگولی کے لیے روانہ ہوجائیں گے۔ اپنے دورے کے دوسرے روز، یعنی اتوار ۲۲ نومبر ۲۰۲۶ کو زہری جھروال شام ۵:۰۰ بجے ہنگولی ضلع کے کلمنوری سے سرکاری گاڑی کے ذریعے ناندیڑ کے لیے روانہ ہوں گے۔

نقب زنی کرنے والے گروہ کا پردہ فاش، ۴ ملزمان گرفتار

۸/لاکھ ۲۵/ہزار روپے کا مالِ مسروقہ برآمد



ناندیڑ: ۱۹/نومبر (ورق تازہ نیوز) دیوالی کی تعطیلات کے دوران شہریوں کے باہر گاؤں جانے کا فائدہ اٹھا کر بند مکانات کے تالے توڑنے اور چوری کی وارداتیں انجام دینے والے ایک بین الاضلاعی نقب زن گروہ کو بھاگیہ نگر پولیس نے گرفتار کرکے سلاخوں کے پیچھے دھکیل دیا ہے۔ اس کامیاب کارروائی کے دوران پولیس نے ۴ ملزمان کو حراست میں لے کر ان کے قبضے سے مجموعی طور پر ۸ لاکھ ۲۵ ہزار روپے مالیت کا مال مسروقہ ضبط کرلیا ہے۔ اس گرفتاری کے نتیجے میں ناندیڑ شہر میں پیش آنے والی نقب زنی کی ۳ سنگین وارداتوں کا سراغ لگانے میں پولیس کو بڑی کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ تفصیلات کے مطابق، دیوالی کے تہوار کے موقع پر جب شہری اپنے آبائی گاؤں یا دیگر شہروں کو گئے ہوئے تھے، تو چوروں نے بھاگیہ نگر پولیس اسٹیشن کی حدود میں واقع سہیادری نگر، کارتک نگر (ترودہ بزرگ) اور وردھمان نگر (مالیگاؤں روڈ) کے علاقوں میں بند مکانات کے تالے اور کنڈے توڑ کر سونے چاندی کے زیورات، لیپ ٹاپ، نقد رقم اور دیگر قیمتی اشیاء پر ہاتھ صاف کر دیا تھا۔ ان وارداتوں کے سلسلے میں بھاگیہ نگر پولیس اسٹیشن میں بھارتیہ نیائے سنہتا (بی این ایس) کے تحت مقدمات درج کیے گئے تھے۔ معاملے کی سنگینی کو دیکھتے ہوئے ضلع پولیس سپرنٹنڈنٹ ڈاکٹر نیلابھ روہن، ایڈیشنل ایس پی اور سب ڈویژنل پولیس افسر کی رہنمائی میں بھاگیہ نگر پولیس اسٹیشن کے انسپکٹر سنتوش تامبے اور کرائم برانچ اسکواڈ نے تکنیکی تجزیے اور خفیہ مخبروں کی مدد سے تفتیش کا دائرہ تیز کیا۔ پولیس نے جال بچھا کر چار ملزمان تیجے دتاتریہ سوریہ ونشی (۲۵ سال، ساکن مگن پورہ)، سوشل لکشمن منڈلوڑ (۲۴ سال، ساکن کرشنا پائنس اپارٹمنٹ)، گووند منوج کھنڈا لگے (۱۸ سال، ساکن سمراٹ اشوک نگر) اور اکشے رمیش انگولے (۲۱ سال، ساکن جے بھیم نگر، تمام ساکن ناندیڑ) کو گرفتار کرلیا۔ ملزمان کے قبضے سے سونے چاندی کے زیورات، ۲ لیپ ٹاپ، موبائل فونز، مختلف الیکٹرانک اشیاء اور واردات میں استعمال کی جانے والی چوری کی ۲ موٹر سائیکلیں برآمد کی گئی ہیں، جن کی کل مالیت ۸ لاکھ ۲۵ ہزار روپے بتائی گئی ہے۔ پولیس اس بات کی مزید تفتیش کررہی ہے کہ آیا اس گروہ نے دیگر علاقوں میں بھی چوری کی وارداتیں انجام دی ہیں۔

ٹی آر پی کے لیے روہت پوار کی اسٹنٹ بازی جاری: اشوک چوہان

ناندیڑ:۱۹/نومبر (ورق تازہ نیوز) بی جے پی کے سینئر رہنما اور رکن پارلیمنٹ اشوک چوہان نے آنجہانی اجیت پوار کی موت کے معاملے پر رکن اسمبلی روہت پوار کی جانب سے وزیر اعلیٰ دیویندر فڑنویس پر عائد کیے گئے الزامات کا کرارا جواب دیا ہے۔ ناندیڑ میں صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے اشوک چوہان نے روہت پوار کو آڑے ہاتھوں لیا اور طنز کرتے ہوئے کہا کہ سیاست میں روزانہ اسٹنٹ بازی کرکے میڈیا میں اپنی ٹی آر پی بڑھانا ہی روہت پوار کا واحد پروگرام بن کر رہ گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اپوزیشن کے پاس اب کوئی ٹھوس عوامی یا ترقیاتی مدعا باقی نہیں بچا ہے، اس لیے وہ محض ٹی وی اسکرین پر نظر آنے اور سرخیوں میں بنے رہنے کے لیے بے بنیاد اور ذاتی الزام تراشی کا سہارا لے رہے ہیں۔ اشوک چوہان نے وزیر اعلیٰ دیویندر فڑنویس کے خلاف لگائے گئے الزامات کو یکسر مسترد کرتے ہوئے کہا کہ بغیر کسی ثبوت کے محض شہرت حاصل کرنے کے لیے الزامات عائد کرنا مناسب نہیں ہے اور ایسی سیاست زیادہ دنوں تک نہیں چلتی۔ انہوں نے چیلنج دیتے ہوئے کہا کہ جو لوگ الزامات لگا رہے ہیں، انہیں چاہیے کہ وہ ٹھوس ثبوت اور دستاویزات لے کر سامنے آئیں، کیونکہ صرف سوشل میڈیا پر ویڈیوز جاری کرنے اور پریس کانفرنس کرنے سے سیاست نہیں کی جاسکتی۔ ان کا کہنا تھا کہ الزامات لگا کر میڈیا میں چھا جانا اور پھر پیچھے ہٹ جانا جمہوری اقدار کے لیے نقصان دہ رویہ ہے۔ اس موقع پر جب صحافیوں نے سابق کانگریس صدر سونیا گاندھی کی نئی کتاب کے حوالے سے سوال کیا، تو سابق کانگریسی رہنما اشوک چوہان نے نہایت متوازن اور محتاط ردعمل ظاہر کیا۔ انہوں نے کہا کہ وہ ماضی میں کانگریس کا حصہ رہ چکے ہیں، اس لیے وہ سونیا گاندھی کی لکھی ہوئی کتاب ضرور پڑھیں گے تاکہ انہیں بھی معلوم ہوسکے کہ اس دور میں درحقیقت کیا حالات اور واقعات پیش آئے تھے۔ اشوک چوہان نے مزید کہا کہ سونیا گاندھی نے اپنی زندگی میں کئی نشیب و فراز دیکھے ہیں اور انہوں نے اس کتاب میں اپنے تجربات بیان کیے ہیں، لہٰذا کتاب کا مطالعہ کرنے کے بعد ہی وہ اس پر کوئی باضابطہ تبصرہ کرسکیں گے۔

کانگریس کے نظریے کو نچلی سطح تک پہنچائیں، عوامی مسائل پر موثر انداز میں آواز اٹھائیں: ہرش وردھن سپکال



ممبئی/ بیڑ: کانگریس کے ریاستی صدر ہرش وردھن سپکال نے پارٹی عہدیداروں سے اپیل کی ہے کہ کانگریس تنظیم کو مزید مضبوط بنانے کے لیے سبھی متحد ہوکر باہمی تال میل کے ساتھ کام کریں۔ بوتھ سے لے کر ضلع کی سطح تک تنظیمی ڈھانچے کو مضبوط بنانے کی رفتار تیز کریں اور پارٹی کے نظریات، مقاصد اور پالیسیوں کو عوام تک پہنچائیں۔ عوامی مسائل پر مسلسل آواز اٹھاتے ہوئے پارٹی تنظیم کو مزید فعال بنائیں۔ مراٹھواڑہ ڈویژن کے لوک سبھا حلقوں کے انچارج، ضلعی انچارج، ضلعی صدور اور اسمبلی حلقوں کے انچارج کا تنظیمی جائزہ اجلاس بیڑ میں منعقد ہوا۔ اجلاس میں انچارج ڈاکٹر سری ویلا پرساد اور ریاستی صدر ہرش وردھن سپکال خصوصی طور پر موجود تھے۔ اس موقع پر معاون انچارج ریحانہ چیتی، رکن پارلیمنٹ ڈاکٹر کلیان کالے، رکن پارلیمنٹ شیواجی کالگے، ریاستی کانگریس کے سینئر نائب صدر ایڈوکیٹ گنیش پاٹل، ریاستی جنرل سکریٹری گربند بچھر، آدتیہ پاٹل اور بیڑ ضلع صدر راہل سونے سمیت مراٹھواڑہ کے اہم عہدیداران نے شرکت کی۔ اجلاس میں مراٹھواڑہ میں پارٹی تنظیم کی موجودہ صورتحال، جاری تنظیمی سرگرمیوں اور آئندہ دنوں میں پارٹی کی توسیع کے منصوبوں کا تفصیلی جائزہ لیا گیا۔ ایس آئی آر کے نفاذ کے دوران ووٹروں اور ان کے حقوق کے لیے کام کرنے والے نمائندوں کو درپیش مشکلات جاننے کے لیے ضلع جالنہ کے تعلقہ امبڑ کے علاقے گھرپی میں انچارج ڈاکٹر سری ویلا پرساد اور کانگریس کے ریاستی صدر ہرش وردھن سپکال نے کانگریس کے بی ایل اے-2 نمائندوں سے بات چیت کی۔ اس موقع پر کانگریس کے بی ایل اے-1 نمائندوں نے شکایت کی کہ ایس آئی آر کے عمل کے دوران انہیں سرکاری بی ایل اوز سے مطلوبہ تعاون نہیں مل رہا ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ حکمران پارٹی کے بی ایل اے-1 اور سرکاری بی ایل اوز کی ملی بھگت سے یہ عمل انجام دیا جارہا ہے، جس کے نتیجے میں بعض اہل ووٹر اپنے حق رائے دہی سے محروم ہوگئے ہیں۔ بار بار پیروی کے باوجود انہیں ضروری معلومات اور تعاون فراہم نہیں کیا جارہا ہے۔ سپکال نے کہا کہ ایس آئی آر کے نام پر کسی بھی اہل ووٹر کا نام فہرست سے خارج نہیں ہونا چاہیے۔ انتخابی عمل میں شفافیت، غیر جانب داری اور سبھی کو یکساں تعاون ملنا ضروری ہے۔ ووٹروں کے حقوق کے تحفظ کے لیے کانگریس کے بی ایل اے نمائندے مستعدی سے کام کررہے ہیں اور ان کی مشکلات وشکایات پر سنجیدگی سے پیروی کی جائے گی۔ سپکال نے مزید کہا کہ 200 اسمبلی حلقوں میں شام 5 بجے کے بعد ہونے والی ووٹنگ کی معلومات ہی الیکشن کمیشن کے پاس موجود نہیں ہیں، جن میں مہاراشٹر کے 114 اسمبلی حلقے بھی شامل ہیں۔ اعداد و شمار غائب ہیں، شفافیت غائب ہے، جواب دہی غائب ہے، لیکن اس کے باوجود الیکشن کمیشن کی ہٹ دھرمی برقرار ہے۔ انہوں نے سوال کیا کہ اقتدار کے دباؤ میں جمہوریت کی ساکھ سے کھلواڑ کرنے کا اختیار کمیشن کو کس نے دیا؟ عوام کے ووٹوں کا حساب دیا جائے، تمام اعداد و شمار عام کیے جائیں اور اس معاملے کی غیر جانب دارانہ تحقیقات کرائی جائیں۔ اس موقع پر رکن پارلیمنٹ ڈاکٹر کلیان کالے، ضلع صدر کلیان ڈھلے، شہر صدر وشال دھانورے، ضلع انچارج شیام امولگر، راجندر راکھ، راجابھاؤ دیشمکھ، پربھاکر پوار، تعلقہ صدر شری رنگ کانٹھے اور کلیان تارڈے بھی موجود تھے۔

میونسپل اسکولوں میں ڈیجیٹل کلاس روم پروجیکٹ تعطل کا شکار

ممبئی:۱۹/نومبر (ایجنسی) شہری انتظامیہ نے اپنے اسکولوں میں طلبہ کو ڈیجیٹل تعلیم کی سہولیات فراہم کرنے کیلئے تقریباً ۳۷ کروڑ روپے کی لاگت سے ڈیجیٹل کلاس روم پروجیکٹ شروع کیا ہے لیکن اس کیلئے درکار تعلیمی مواد (ای مواد) دستیاب نہ کرائے جانے سے طلبہ اس سے استفادہ نہیں کرپارہے ہیں جس کی وجہ سے شیوسینا (یو بی ٹی) کی کارپوریٹر انکت پربھو نے میونسپل کمشنر اشوینی بھیڈے سے تحریری طور پر اس معاملے کی اعلیٰ سطحی تحقیقات اور متعلقہ ٹھیکیداروں کے خلاف سخت کارروائی کا مطالبہ کیا ہے۔ خیال رہے کہ بی ایم سی نے تقریباً ۳۷/کروڑ روپے کی لاگت سے ایک ہزار ۳۰۰ کلاس رومز میں ۶۵ انچ کے انٹرایکٹیو فلیٹ پینل نصب کئے ہیں لیکن ان کیلئے درکار ای-مواد نہ ہونے سے یہ سسٹم طلبہ کے استعمال میں نہیں آرہے ہیں ساتھ ہی یہ دعویٰ بھی کیا گیا ہے کہ پروجیکٹ کی کل لاگت کا ۷۶ فیصد یعنی ۲۸.۱۸/کروڑ روپے ٹھیکیداروں کو ادا کئے جاچکے ہیں۔ پروجیکٹ کے ٹینڈر کی شرائط کے مطابق مراٹھی، ہندی، اردو اور انگریزی میڈیم کے پہلی سے دسویں جماعت کے طلبہ کیلئے ریاستی بورڈ کے نصاب پر مبنی ای-مواد فراہم کرنا ضروری تھا۔ علاوہ ازیں سی بی ایس ای، آئی بی، آئی سی ایس ای اور آئی جی سی ایس ای بورڈز کے نصاب کے مطابق بھی ای-مواد فراہم کرنا ضروری قرار دیا گیا تھا لیکن ورک آرڈر جاری کرنے کے ایک سال بعد بھی اسکولوں میں مطلوبہ ای-مواد اپ لوڈ نہیں کیا گیا ہے۔ انکت پربھو نے خط میں کہا ہے کہ یہ مسئلہ خاص طور پر سی بی ایس ای اسکولوں میں زیادہ سنگین ہے۔ یہ الزام لگایا گیا ہے کہ نہ صرف دیگر بورڈز کے اسکولوں میں بلکہ ریاستی بورڈ کے اسکولوں میں بھی دستیاب تعلیمی مواد اپ ڈیٹ شدہ نصاب کے مطابق نہیں ہے۔







پرنٹر، پبلشر، پروپرائٹر محمد تقی نے علینہ پرنٹرس گھر نمبر 225-6-4، گاڑی پورہ نزد بڑی درگاہ، ضلع ناندیڑ 431604 سے طبع کرکے 225-6-4، گاڑی پورہ نزد بڑی درگاہ، ضلع ناندیڑ 431604 سے شائع کیا۔ ایڈیٹر: محمد نقی (پریس اینڈ رجسٹریشن آف بکس ایکٹ 1867 کے تحت خبروں اور دیگر مشمولات کے لئے ذمہ دار)

● کسی بھی قابل اعتراض تحریر کے لئے قانونی چارہ جوئی صرف ناندیڑ کی عدالت میں ہوگی۔ آفس کا پتہ: نزد مسجد عثمان غنی، محمدیہ کالونی، مالٹیکری روڈ، ناندیڑ-431604

Printed, published and owned by Mohammad Taqui. Printed at Aleena Printers, H. No. 4-6-225, Gadipura, Near Badi Darga, Dist. Nanded- 431604 and published at 4-6-225, Gadipura, Near Badi Darga, Dist. Nanded 431604. Editor: Mohammad Naqui

POSTAL RGN.NO.NND/303/2024-2026 Mobile : 8055362952 - 9325610858 Office : Near Masjid-e-Osman Gani, Mohammadiya Colony, Mal Tekdi Road, NANDED- 431604